خصوصی اشاعت

عقیدۂ ختم نبوت پر علمی و تحقیقی مجلّہ

سہ ماہی المنتہیٰ

جلد 7 جولائی تا دسمبر 2023ء شمارہ 24,25

اربعین عقیدۂ ختم نبوّت

اَلْاَرْبَعِیْن فِیْ اِثْبَاتِ بِأَنَّ نَبِیَّنَا خَاتَمَ النَّبِیِّنَ وَالْمُرْسَلِیْن

تفسیر "تبیان القرآن" میں بیان کردہ "عقیدۂ ختم نبوّت" پر پچیس احادیث

ادارۃ المنتہیٰ پاکستان

تخریج و تشریح

پروفیسر حافظ محمد فرقان عباس نقشبندی

پنجاب یونیورسٹی لاہور

مدیر اعلیٰ: خواجہ غلام دستگیر فاروقی

Regd. 2-66/8288

سہ ماہی
رجسٹرڈ
المنتہیٰ

جلد 7 | جولائی تا دسمبر 2023ء | شمارہ 25,24

زیر ظل عاطفت
متوکل علی اللہ، یادگار اسلاف قبلہ
حافظ محمد قاسم علی ساقی مدظلہ
آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس، شکر گڑھ

سرپرست اعلیٰ
عالمی مبلغ اسلام شیخ طریقت حضرت العلام
خواجہ محمد بدر عالم جان زید مجدہ
سجادہ نشین دربار عالیہ مرشد آباد شریف پشاور شہر

مدیر اعلیٰ
خواجہ غلام دستگیر فاروقی

مدیر
صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی

مجلس ادارت

- نواسۂ فقیہ اعظم مفتی محمد اسد اللہ نوری
- ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری
- ڈاکٹر محمد بلال شرفی القادری
- محمد ثاقب رضا قادری
- علامہ غلام مصطفی مجددی
- پروفیسر علی وقار قادری

مجلس مشاورت

علامہ محمد اصغر شاکر | قاری محمد مجید نوری | حافظ محمد آصف قادری | قاری نعیم احمد سلطانی

نگران طباعت: صابر علی قادری

متعاون: حافظ علی رضا فیض، اکرام اللہ صدیقی

رابطہ کمیٹی

عمر علی قادری | قاری نور نبی نقشبندی | حافظ حماد ملک | 0306-4373145 0342-5428102 0303-5238504

سرکولیشن انچارج: راحیل احمد چشتی 0302-3911531

قیمت فی شمارہ (کارڈ بائنڈنگ) -/900 روپے
قیمت فی شمارہ (ہارڈ بائنڈنگ) -/800 روپے

المنتہیٰ میں شائع ہونے والی نگارشات کے نفسِ مضمون کی ذمہ داری لکھنے والوں پر ہے

خواجہ غلام دستگیر فاروقی نے منہاج القرآن پبلی کیشنز سے چھپوا کر آستانہ چشتیہ خیریہ شکر گڑھ سے شائع کیا۔

مرکزی آفس: آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (چک امرو روڈ) شکر گڑھ
زونل آفس: دارالعلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور
E-mail:farooqi4156@hotlook.com

(خصوصی اشاعت)

اربعین عقیدہ ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت پر تفسیر ''تبیان القرآن'' میں بیان کردہ پچاس احادیث صحیحہ مقبولہ کا عربی متن، تخریج وتشریح

مدیر اعلیٰ : خواجہ غلام دستگیر فاروقی

مرتبہ : پروفیسر حافظ محمد فرقان عباس نقشبندی

کتابت سرورق : مصنف کتب کثیرہ مفتی غلام حسن قادری

صفحات : 96

ناشر : ادارۃ المنتھیٰ پاکستان

کمپوزنگ : محمد اشفاق انجم

ایڈیشن اوّل : جولائی تا دسمبر 2023ء، جلد ہفتم، شمارہ 24، 25

ملنے کے پتے:

* آستانہ چشتیہ خیریہ جلال پور درس (چک امرو روڈ) شکر گڑھ (0303-8517218)

* جامعہ رحمت قائد اعظم ٹاؤن صادق چوک ٹاؤن شپ لاہور (0302-3911531)

فہرست

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

آغازیہ

اسلامی تعلیمات کے بنیادی دو ماخذ ہیں: قرآن وسنت، اسلام نے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت وسیرت کو حجت مطلقہ قرار دیا ہے اس کی اطاعت بھی قرآن حکیم کی طرح مستقل، دائمی وابدی، غیر مشروط اور غیر متبدل ہے۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے احکامات کو قرآنی احکام کی طرح منسوخ، معطل یا تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ اس پر ایمان رکھنے کے باوجود اس سے عملی انحراف فسق اور گمراہی ہے۔

اسلام کو درپیش لاتعداد فتنوں میں دو انتہائی اہم ہیں ''فتنہ انکارِ حدیث'' اور ''فتنہ منکرین عقیدہ ختم نبوت'' مذکورہ دو نظریات اسلامی تاریخ میں اپنی مکاری و عیاری سے ہر زمانے میں کسی نہ کسی صورت میں موجود رہے لیکن محافظین سنت و عقیدہ ختم نبوت سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند اپنا کردار پوری ذمہ داری سے ادا کرتے رہے۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن حکیم کے بعد احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تواتر کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ نبی ہر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار تاکید کے ساتھ اپنی ختم نبوت کا اعلان فرمایا۔ مختلف تمثیلات سے اس کے معنی ومفہوم کو واضح کیا جس کے بعد کسی قسم کی تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ یوں تو علماء نے دوسو (200) سے زائد احادیث نبویہ سے صراحتاً، کنایۃً، اشارۃً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتمیت کو ثابت کیا ہے۔ لیکن احادیث کے باب میں ''اربعین'' کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ جس کا ماخذ احادیث کی جمع وتدوین کا ایک روشن باب ''اربعین نویسی'' ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ أَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا یَنْفَعُهُمُ اللّٰه عزّوجل بِهَا

قِیْلَ لَهٗ أُدْخُلْ مِنْ اَیِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ

ترجمہ: جس شخص نے میری امت کو چالیس احادیث پہنچائیں جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نفع دیا تو اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا عَالِمًا" اللہ عزوجل اسے فقیہ اور عالم کی حیثیت سے اٹھائے گا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

وَکُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَّ شهیداً

اس شخص کے حق میں قیامت کے دن میں سفارش کرنے والا اور گواہی دینے والا ہوں گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

کُتِبَ فِیْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِیْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ۔

اس شخص کا نام فہرست علماء میں لکھا جائے گا اور قیامت کے دن شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

اربعین نویسی کی تاریخ میں سب سے پہلی اربعین مرتب کرنے کی سعادت تلمیذ امام اعظم ابوحنیفہ (80ھ/ 150ھ) حضرت امام عبداللہ ابن مبارک (م: 181ھ/ 797ھ) کو حاصل ہے، جن کی اربعین کو شہرہ عام حاصل ہوا وہ ابوزکریا حضرت یحییٰ بن شرف نووی ہیں۔ اب تک سینکڑوں "اربعینات"

تیار ہو چکیں۔

مصری محقق سہل السعود نے ایک جامع اشاریہ ”المعین علی معرفۃ کتب الاربعین من احادیث سید المرسلین“ ترتیب دیا جس میں تقریباً 529 اربعینات کا ذکر کیا۔

ہمارے لاہور کے محقق بزرگ محمد عالم مختار حق علیہ الرحمۃ نے اردو زبان میں اربعین نویسی پر ایک جامع اشاریہ بنام ”اردو میں اربعینات“ مرتب کیا جس میں 570 اربعینات کا مختصر تعارف پیش کیا۔

یوں تو بہت سی کتب میں چالیس احادیث سے زائد درجنوں احادیث پیش کی گئی ہیں لیکن عقیدہ ختم نبوت پر خاص ”اربعینات“ جو ہماری نظر میں آسکیں درج ذیل ہیں: ہماری لائبریری میں موجود ہیں۔

1۔ اربعین عقیدہ ختم نبوت (مفتی سید صابر حسین)
دارالاقتصاد الاسلامی لاہور، پاکستان 2019ء/1440ھ

2۔ اربعین عقیدہ ختم نبوت (پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری)
فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ 2016ء/1437ھ

3۔ اربعین ختم نبوت (محمد عظیم حاصل پوری)
اسلامک بک کمپنی امین پور بازار فیصل آباد 2014ء/1435ھ

4۔ اربعین ختم نبوت (پروفیسر محمد عابد بٹ قادری رضوی)
دفتر مرکزی مجلس رضا مسلم کتابوی لاہور 2019ء/1440ھ

5۔ اربعین ختم نبوت (ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ)
کنز الایمان سوسائٹی لاہور چھاؤنی صدر بازار 2017ء/1439ھ

6۔ اربعین ختم نبوت (مولانا محمد محب اللہ نوری)

فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور شریف 2012ء/1433ھ

ہمارے ہاں یوں تو سارا سال اس موضوع پر کانفرنسز، سیمینارز اور مختلف نوعیت کے پروگرامز چلتے رہتے ہیں لیکن ماہ ستمبر میں 7 ستمبر 1974ء کے تاریخی دن کی یاد میں اہل ایمان اپنی بساط اور استطاعت کے مطابق پروگرامز کثرت سے کرتے ہیں۔ احقر نے اس پر بہت غور وخوض کیا کہ روایتی پروگرامز سے کچھ ہٹ کر ایسا کیا جائے جس کے اثرات ونتائج انتہائی گہرے، دیرپا اور افادہ عام ہو۔ قدرت کے قربان جاؤں دل میں بات آئی کہ آل پاکستان "مسابقہ اربعین ختم نبوت حفظ حدیث" کروایا جائے۔ احادیث کے انتخاب کا مرحلہ آیا تو انہی ایام میں دوران مطالعہ علامہ زمان مفسر شہیر، شارح بخاری ومسلم مولانا غلام رسول سعیدی نور اللہ مرقدہ کے "تبیان القرآن" سے وہ حصہ پڑھنے کو ملا جہاں آپ علیہ الرحمۃ نے درج ذیل تحریر رقم فرمائی ہے۔

احادیث ختم نبوت کی صحیح تعداد

"ہم نے پچاس احادیث صحیحہ اور مقبولہ مکمل حوالہ جات کے ساتھ ذکر کی ہیں۔ جن میں ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی صاف تصریح ہے، ہم نے اس سلسلہ میں مکرر احادیث کا ذکر نہیں کیا اور نہ ایسی احادیث کا ذکر کیا ہے جن کی ختم نبوت پر التزامی، تضمنی یا دور از کار یا بعید دلالت ہو اور محض تعداد بڑھانے اور بھرتی کے لیے احادیث کو جمع نہیں کیا۔ اس کے برخلاف بعض علماء نے ختم نبوت پر دو سو سے زائد احادیث جمع کی ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر احادیث مکررہ ہیں اور ایک حدیث کی عبارت جتنی کتابوں میں مذکور ہے اس حدیث کا اتنی بار شمار کر لیا گیا ہے۔ الخ۔"

یہ ایک منفرد اور جدید آئیڈیا تھا۔علماء و محققین سے مشاورت کے بعد ''تفسیر تبیان القرآن'' میں سورۃ احزاب کی آیت 40 کے تحت بیان کردہ پچاس (50) احادیث میں سے چالیس (40) احادیث کو سنداً، متناً سننا طے پایا۔ پاکستان کے تقریباً تمام جامعات کے طلبہ اور ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو مسابقہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔شرکاء کی کثرت کے پیش نظر مسابقہ کو دو حصوں میں رکھنا پڑا۔ پہلا راؤنڈ 17 ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء سے رات 1:30 بجے تک جاری رہا۔اس راؤنڈ میں شریک 46 شرکاء میں سے فائنل راؤنڈ کے لیے پندرہ (15) شرکاء کا انتخاب عمل میں آیا۔دوسرا اور فائنل راؤنڈ 18 ستمبر بروز اتوار 2022ء صبح 10:00 بجے سے ظہر تک زم زم مارکی نزد مسجد رحمت ٹاؤن شپ لاہور میں جاری رہا۔

دونوں نشستوں کا اپنا ذوق تھا، روحانیت و وجدانیت تھی جسے ہر ایک نے محسوس کیا۔کم عمر، کم سن بچے قرآن عزیز کی طرح سرکار خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات طیبہ کو روانی سے پڑھ رہے تھے۔ججز حضرات حدیث مبارکہ کا کوئی ایک لفظ، جملہ، کسی ایک راوی کا فقط نام لیتے تو شریک احباب پوری حدیث سنداً متناً سنا دیتے۔کئی بار سند حدیث کو بدل کر، راویوں کے نام آگے پیچھے کر کے سوال پوچھا جاتا تو شریک طلباء نہ صرف سند کی تصحیح کرتے بلکہ اس کا متن بھی سناتے سامعین کی آنکھوں میں تعجب اور دل ذوق و شوق سے معمور تھے کئی آنکھیں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اشک بار تھیں۔

ایک مبارک خواب

17 ستمبر بروز ہفتہ عشاء سے رات 1:30 بجے تک ہونے والی مبارک نشست کے دوران بار بار یہ خیال گردش کرتا رہا کہ بزرگوں سے سنا ہے خود

بھی پڑھا ہے کہ جہاں احادیث کی تلاوت ہو وہاں ایک خاص نور کی بارش قدرت کی طرف سے ہوتی ہے۔نشست سے فراغت کے بعد آرام کے لیے لائبریری میں ہی سو گیا لیکن ذہن میں فقط یہی تصور اور خیال تھا۔آنکھ لگی ہی تھی کہ دیکھتا ہوں ایک بزرگ انتہائی نورانی چہرے،سفید شفاف لباس،چمکتے سفید عمامہ کے ساتھ مسجد رحمت (یہ نشست مسجد رحمت میں ہوئی تھی) کے اندرونی ہال سے برآمدے کی طرف تشریف لا رہے ہیں اور فقیر مسجد کی طرف ان کے استقبال کے لیے جا رہا ہے۔اس قدر نور کہ چہرہ آنکھیں بھر کر دیکھا نہیں جا رہا اور بالکل بارش کی طرح آسمان سے نور برس رہا ہے۔عرض کیا حضرت اتنا نور! فرمایا آپ کو پتہ تو ہے کہ آج احادیث رسول ﷺ کی تلاوت ہوئی ہے۔

"ادارۃ المنتھی پاکستان" کے پلیٹ فارم سے عقیدہ ختم نبوت پر ہونے والے جملہ پروگرامز میں مبارک ترین پروگرام تھا۔پنجاب بھر،سندھ سے طلباء شریک ہوئے۔شریک طلباء کی مکمل فائل محفوظ ہے۔پروگرام کی بھرپور تاریخی کامیابی اور برکت دیکھ کر فیصلہ کیا کہ یہ پروگرام ستمبر میں سالانہ ہوگا۔2022ء میں ہونے والے مسابقہ میں 46 طلباء نے 40 احادیث کو سند اور متن کے ساتھ حفظ کیا۔2022ء میں ہونے والے مسابقہ میں "تبیان القرآن" میں بیان کردہ اردو میں چالیس احادیث کو عربی میں تخریج کے ساتھ احقر کی گزارش پر برادرم علامہ مفتی محمد فرقان عباس نقشبندی زید شرفہ نے "اربعین" بطور نصاب تیار کردی ہم نے پی۔ڈی۔ایف تیار کر کے شرکاء مسابقہ تک پہنچا دی۔

2023ء مسابقہ کے لیے ہم "تبیان القرآن" میں بیان کردہ احادیث صحیحہ مقبولہ مکمل پچاس (50) احادیث کو متن، ترجمہ، تخریج اور مختصر تشریح "اربعین" کی نیت سے سہ ماہی "المنتھی" کو جولائی تا دسمبر شمارہ 24،25 خاص اشاعت بطور نصاب لا رہے ہیں۔پہلا مسابقہ 2022ء کی رپورٹ تفصیلاً بشمول شرکاء مسابقہ گزشتہ

شمارہ میں دی گئی ہے۔کوشش کی ہے کہ اعراب، ترجمہ، تشریح میں کوئی سقم نہ رہے۔اگر بشری تقاضے سے رہ گیا تو کریم معافی والا معاملہ فرمائے۔

ہماری معلومات کی حد تک ''مسابقہ اربعین ختم نبوت حفظِ حدیث'' اپنے موضوع پر ''ادارۃ المنتھی پاکستان'' کے پلیٹ فارم سے ہونے والا پاکستان میں اولین مسابقہ ہے۔جس پر ادارہ سے جڑے ہر فرد کو مبارک ہو۔اگر یہاں پر برادرم، میرے دل کے بہت قریب حافظ غلام قادر ساقی، قاری محمد اکرام اللہ صدیقی، حافظ راحیل احمد فاروقی، رابطہ کمیٹی (قاری محمد مجید نوری، مولانا نور نبی نقشبندی، مولانا عمر علی عطاری، محمد حماد ملک) بزم رحمت کا شکریہ ادا نہ کیا جائے تو ناشکری ہوگی۔ اللہ کریم تمام احباب کو احسن جزاء اور سرکار مدینہ ﷺ کی غلامی ہماری نسلوں میں منتقل فرمائے۔

؎ دل شاد با مراد رہیں سب مہربان میرے
آباد حشر تک رہیں سب قدر داں میرے

اللہ کریم حضرت علامہ سعیدی علیہ الرحمۃ کی خدمت قرآن حکیم اور خدمت حدیث کے طفیل بے حساب مغفرت فرمائے۔میرے والدین، اساتذہ، محبین کی عمروں میں برکتیں، برادرم پروفیسر حافظ محمد فرقان عباس نقشبندی زید اقبالہ کے قلم، وقت میں خاص برکت عطا ہو۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

غلام دستگیر فاروقی

حال مقیم: جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور

16 جولائی 2023ء بروز اتوار صبح 9:35

ابتدائیہ

الحمدللہ و کفی و الصلاۃ و السلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء۔

اسلامی عقائد میں عقیدہ ختم نبوت کو بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہے۔قرآن عزیز کی بیسیوں آیات اور حضور خاتم النبیین ﷺ کے فرامین اس کی اساس و بنیاد اور حجت ہیں۔اس عقیدہ پر ایمان کا محل قائم و استوار ہے۔اگر کوئی شخص اسلام کے تمام عقائد پر غیر متزلزل ایمان و یقین رکھتا ہو مگر نبی آخر الزماں، سید الانس و الجان ﷺ کی ختم نبوت کے بارے میں معمولی سا بھی شک و شبہ میں مبتلا ہو تو وہ کسی بھی صورت مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ایسا شخص بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

جو شخص کسی کذاب سے دعویٰ نبوت پر دلیل مانگے اس کے متعلق امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت (متوفی 150ھ) فرماتے ہیں" من طلب منه علامة فقد کفر لقول النبی لا نبی بعدی" جو ایسے جھوٹے سے دلیل مانگے وہ بھی کافر ہے کیونکہ حضور کا فرمان ہے "لا نبی بعدی" میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

عربی قاعدہ ہے نکرہ تحت النفی عموم کا فائدہ دیتا ہے، "لا الہ الا اللہ" اور "لا نبی بعدی" دونوں میں لائے نفی جنس ہے جیسے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اسی طرح حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔حضور کے بعد ہر قسم کے نبی کی نفی ہو گئی۔اب آپ کے بعد کوئی نبی کسی حیثیت سے نہیں آسکتا نہ ظلی نہ بروزی نہ تشریعی اس قسم کے تمام دعوے باطل اور صریح جھوٹ پر مبنی ہیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے بعد نبی نہیں وہ تو پہلے کے نبی ہیں اور اب نبوت کی شان کے ساتھ تشریف نہیں لائیں

گے بلکہ آقا کریم کے امتی ہو کر آئیں گے۔

عقیدہ ختم نبوت پر اجماع صحابہ اور اجماع امت ہے، خلیفہ بلا فصل افضل الخلق بعد الانبیاء سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہزاروں صحابہ و تابعین نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مسیلمہ کذاب کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو خاتم النبیین کے وصف سے متصف فرما کر آپ کی امتیازی شان کو بیان فرمایا۔

لوح محفوظ پر اور ساق عرش پر تمام صحائف اور کتب سماویہ میں، مزید ذخیرہ حدیث پر نظر کی جائے جیسا کہ آپ آئندہ صفحات میں دیکھیں گے تو یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ عالم ارواح ہو یا عالم دنیا، عالم برزخ ہو یا عالم آخرت، حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت ہو یا آپ کی بعثت معراج کا مقدس سفر ہو یا خطبہ حجۃ الوداع، عرض اول سے آخر تک، آفاق سے افلاک تک، فرش سے لے کر عرش تک، ہر دور میں، ہر زمان اور ہر مکان میں ختم نبوت کی بہاریں اور عظمت مصطفی کی رفعتیں جلوہ گر نظر آتی ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت پر حملہ آور ہونے والے ہر فتنہ کو اہل اسلام نے ہمیشہ کچل دیا، ہماری کمزوری اور ناقص حکمت عملی ہے کہ ہم ابھی تک فتنہ قادیانیت کو ختم نہیں کر سکے۔ قادیانیت اسلام کا کوئی فرقہ، جماعت یا گروہ نہیں ہے بلکہ سراسر شر ہی شر ہے۔ یہ مسلمانوں کو مختلف ہتھکنڈوں اور طریقوں سے ورغلاتے ہیں جیسے علاج معالجہ کی سہولت دینا، راشن دینا، رفاہ عامہ کے کام کروانا، مختلف ممالک کے ویزے دلانا، مال و زر اور زن کا لالچ دینا۔

ان ناموں اور کاموں سے لوگوں کو قریب کر کے قادیانیت کے زہر سے بھرا ہوا انجیکشن لگا دیتے ہیں۔ اس کفر و ارتداد کی طرف جانے والے زیادہ تر لوگ

دین سے جاہل ہوتے ہیں۔ دین سے دوری اور مال کی محبت یہ دو چیزیں مل کر انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔ عقیدہ کے حوالہ سے اپنا اور اپنی نسلوں کا تحفظ کیجئے۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے بڑے زور و شور سے اپنے باطل مذہب کی ترویج و اشاعت شروع کی، 1953ء میں مسلمانوں نے علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کی قیادت میں تحفظ عقیدہ ختم نبوت کا پرچم بلند کیا۔ جس میں کئی علماء کو سزائیں ہوئیں جبکہ 10 ہزار کے قریب مسلمان شہید ہوئے۔ چند سالوں بعد قادیانیوں نے پھر فساد پھیلانا شروع کیا تو 1974ء میں علماء اسلام نے پھر تحفظ عقیدہ ختم نبوت کی آواز اٹھائی اس بار بھی کثیر علماء و مشائخ نے قید و بند کی تکالیف اٹھائیں۔ بالآخر قادیانیت کا مسئلہ قومی اسمبلی میں اٹھایا گیا۔ جس پر علماء اسلام کی کئی مہینوں کی انتھک محنت، کثیر، پختہ اور ٹھوس دلائل اور سب سے بڑھ کر عشق رسول کریم ﷺ کی بدولت قادیانیوں کی تخریب کاری، جھوٹ، اسلام و پاکستان دشمنی قانونی سطح پر بھی واضح ہوگئی۔ 7 ستمبر 1974ء قومی اسمبلی میں متفقہ رائے سے عقیدہ اسلام کو غلبہ ملا اور آئین پاکستان میں قادیانیوں اور لاہوری گروپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانون طے پا گیا کہ قادیانی نہ تو خود کو مسلمان کہلوا سکتے ہیں اور نہ ہی کسی اسلامی علامت کا استعمال کر سکتے ہیں۔

ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ مسئلہ ختم نبوت سے عوام خصوصاً نئی نسل کو روشناس کرانے کا سلسلہ وسیع تر کیا جائے اور حکومت پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ آئین کی اس شق پر اس کی روح کے مطابق عمل کو یقینی بنائے۔ قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور دیگر دستاویزات میں قادیانیوں کا بحیثیت غیر مسلم اندراج کیا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے تا کہ اسلام اور ملک پاکستان کا وجود مسعود قادیانی سازشوں سے محفوظ رکھا جاسکے۔ برادر مکرم مجاہد ختم نبوت علامہ خواجہ غلام دستگیر فاروقی اپنے ''ادارۃ المنتھی پاکستان'' سے اسی کوشش

میں پورے اخلاص وللہیت سے مصروف عمل ہیں۔ یہ اربعین اسی کا ایک حصہ ہے۔اس اربعین میں ہمارا حصہ فقط اتنا ہے کہ ہم نے اپنے اکابرین سے خوشہ چینی کر کے ان کے چند پھولوں کو ایک جگہ جمع کرنے کی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔اقبال نے کہا:

پس خدا برما شریعت ختم کرد　　　بر رسول ما رسالت ختم کرد

خدانے ہم پر شریعت ختم کی اور ہمارے رسول پر رسالت ختم کی۔

رونق از ما محفل ایام را　　　او رُسل را ختم کرد ما اقوام را

ہمارے دم قدم سے جہان میں رونق ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسولوں کو ختم کیا اور ہم نے قوموں کو۔

خدمت ساقی گری باما گزاشت　　　داد مارا آخریں جامے داشت

ساقی گری کی خدمت ہمارے سپرد کی اور آخری جام جو تھا وہ ہمیں دے دیا۔

لانبی بعدی زِ احسان خدا است　　　پردہ ناموس دین مصطفی است

میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (حدیث) خدا کے احسانوں میں سے ایک احسان ہے اور اس سے دین مصطفی کی عزت کا بھرم قائم ہے۔

قوم را سرمایہ قوت اَزُو　　　حفظ سرّ وحدت ملت اَزُو

اسی سے قوم کو قوت کی دولت ملی اور ملت کی یگانگت کا بھی یہی راز ہے۔

محمد فرقان عباس

جامع مسجد اے بلاک سٹیٹ لائف سوسائٹی لاہور

الاربعین

(1) حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنا إِسْماعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينارٍ، عَنْ أَبِي صالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، قالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِياءِ مِن قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وأَجْمَلَهُ إِلّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِن زاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، ويَعْجَبُونَ لَهُ، ويَقُولُونَ هَلّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قالَ فَأَنا اللَّبِنَةُ وأَنَا خاتَمُ النَّبِيِّينَ [1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے بہت حسین وجمیل ایک گھر بنایا' مگراس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی' لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے: اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (قصر نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

تشریح: سبحان اللہ! کیسی پیاری مثال ہے نبوت گویا نورانی محل ہے اور حضرات انبیاء کرام علیھم السلام گویا اس کی نورانی اینٹیں ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گویا اس محل کی آخری اینٹ ہیں جس پر اس عمارت کی تکمیل ہوئی، نبی کریم نے اس فرمان مبارک میں بتایا کہ آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

کوئی اور پھول کہاں کھلے نہ جگہ ہے جوشِ حسن سے

نہ بہار آور پہ رخ کرے کہ جھپک پلک کی تو خار ہے

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث 2286

جیسے اس آخری اینٹ سے وہ محل مکمل ہوگیا اس کے بعد اس میں کسی اینٹ کی جگہ نہ رہی یوں ہی مجھ سے نبوت کا محل مکمل ہوگیا۔ اب کسی نئے نبی کی گنجائش نہ رہی۔ لہذا اب کسی نبی کی نبوت ممکن نہیں۔

(2) حَدَّثَنا سُلَيمانُ بْنُ حَرْبٍ ومُحَمَّدُ بْنُ عِيسى، قالا حَدَّثَنا حَمّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْماءَ، عَنْ ثَوْبانَ رضی الله عنه، قال قالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّ اللهَ زَوٰى لِي الأَرْضَ أَوْ قالَ إِنَّ رَبِّي زَوٰى لِي الأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشارِقَها ومَغارِبَها، الی قوله وإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذّابُونَ ثَلاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وأنا خاتَمُ النَّبِيِّينَ لا نَبِيَّ بَعْدِي۔ [1]

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لیے تمام روئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا۔ (الی قولہ) عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا زعم (گمان) ہوگا کہ وہ نبی ہے، اور میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تشریح: تیس جھوٹے نبی وہ ہیں جنہیں لوگوں نے نبی مان لیا اور ان کا فساد پھیل گیا۔ دوسری قسم کے مدعی نبوت جنہیں کسی نے نہ مانا وہ بکواس کر کے مر گئے وہ تو بہت ہیں۔ جیسے مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت کا فتنہ بہت پھیلا اس کے علاوہ بہت سے مدعی نبوت ہوئے جن کی طرف کسی نے توجہ ہی نہ

---

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث 28869

دی۔اپنے آپ کو نبی کہتے کہتے مر گئے لہذا احدیث پر یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ اب تک جھوٹے مدعی نبوت سو100 سے زیادہ ہو چکے ہیں۔

دوسرا خاتم النبیین کا معنی خود ارشاد فرمادیا کہ آخری نبی جس کی موجودگی میں اور وصال کے بعد کوئی نبی نہ بنے اس معنی پر امت کا اجماع ہے جس کا انکار یا تاویل و تخصیص کرنے والا کافر ہے کیونکہ وہ قرآنی آیت کے متواتر اجماعی معنی کا انکار کرتا ہے۔

(3) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا إِلَّا لَبِنَةً وَاحِدَةً، فَجِئْتُ أَنَا فَأَتْمَمْتُ تِلْكَ اللَّبِنَةَ[1]

تشریح: ہمارے حضور ﷺ قصرِ نبوت کی آخری اینٹ ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضور کو تمام انبیاء و مرسلین کے آخر میں مبعوث فرمایا۔آپ پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم فرمادیا۔آپ کے ساتھ یا آپ کے بعد قیامت قائم ہونے تک کسی کو نبوت ملنا محال ہے یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔اس کا منکر اور اس میں ادنیٰ سا بھی شک و شبہ کرنے والا کافر، مرتد اور ملعون ہے۔ بیسیوں آیات ایسی ہیں جو مختلف پہلوؤں سے آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے کی تائید و تثویب کرتی ہیں جیسے:

ا۔آپ سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔(پارہ 22،الاحزاب40)

---

[1] مسند أحمد- الرسالة ١٧/ ١٢٢ —— أحمد بن حنبل (ت ٢٤١)

۲۔آپ کوسب انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔(پ9، الاعراف158)

۳۔تمام لوگوں کے لیے بشیرونذیر بنایا گیا۔(پ22،سبا28)

۴۔ آپ سارے جہانوں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والے (پ18،الفرقان1)

۵۔ ہر جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ (پ 17، الانبیاء107)

۶۔آپ سے پہلے رسولوں کی تشریف آوری کے بارے میں بتایا گیا۔(آل عمران 144، الانبیاء 41)لیکن آپ کے بعد کسی بھی رسول کے آنے کی خبر نہیں دی گئی۔

۷۔ حضرت عیسیٰ نے حضور کی آمد کی بشارت دی۔ (پ 28، الصّف6)جبکہ حضُور نے اپنے بعد کسی نبی کے آنے کی بشارت نہیں دی۔

۸۔اللہ تعالیٰ نے آپ کا دین کامل کردیا(پ6،المائدہ3)یہ پچھلے دینوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا بلکہ قیامت تک باقی رہے گا۔

۹۔قرآن اور سابقہ آسمانی کتابوں پر ایمان کا ذکر فرمایا(البقرہ4، النساء136)لیکن قرآن کے بعد کسی اور آسمانی کتاب کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۔قرآن تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے،قرآن پوری انسانیت کے لیے ذریعہ ہدایت ہے، قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ (الاحقاف29)لیکن اس نے اپنے بعد کسی کتاب کی تصدیق نہیں کی۔کیونکہ اب نہ کوئی نبی،نہ کوئی دین،نہ کوئی امت اورنہ کوئی کتاب آئے گی۔

"تلک عشرۃ کاملۃ"

(4) حَدَّثَنا يَحيى بنُ أَيُّوبَ، وقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قالُوا حَدَّثَنا إسْماعِيلُ وهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ العَلاءِ، عَنْ أبِيهِ، عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه، أنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قالَ فُضِّلْتُ عَلى الأنْبِياءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوامِعَ الكَلِمِ، ونُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وأُحِلَّتْ لِيَ الغَنائِمُ، وجُعِلَتْ لِيَ الأرْضُ طَهُورًا ومَسْجِدًا، وأُرْسِلْتُ إلى الخَلْقِ كافَّةً، وخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ۔[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ وجوہ سے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے ہیں (۲) اور رعب سے میری مدد کی گئی ہے (۳) اور میرے لیے غنیمتوں کو حلال کردیا گیا ہے (٤) اور تمام روئے زمین کو میرے لیے آلہ طہارت اور نماز کی جگہ بنادیا گیا ہے (٥) اور مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے (٦) اور مجھ پر نبیوں کو ختم کیا گیا ہے۔

تشریح: چھ یا کوئی اور عدد حصر کے لیے نہیں ہے۔ ہزاروں خصوصیات ہیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو ملیں کسی اور کو نہ ملیں اس فرمان میں اپنی چھٹی خصوصیت کا ذکر فرمایا۔ ''وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ'' اور مجھ سے نبی ختم کر دیئے گئے، یعنی میں آخری نبی ہوں جس پر دور نبوت ختم ہو گیا اب میرے زمانہ میں یا میرے بعد کوئی نبی نہیں جو نبی زندہ ہیں وہ بھی میری امت کے ولی ہیں۔

(5) حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنا يَحْيى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أبِيهِ، أنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم خَرَجَ إلى تَبُوكَ، واسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقالَ أتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيانِ والنِّساءِ قالَ ألا تَرْضى

---

[1] صحیح مسلم ج 1، ص 371

أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي [1]

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک جانے لگے تو حضرت علیؓ کو اپنا نائب مقرر کیا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا! کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لیے ہارون تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

تشریح: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک جاتے ہوئے حضرت علی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل مدینہ کی حفاظت اور حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ کو نماز کی جماعت کروانے پر مقرر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جہاد میں ساتھ جانے کی خواہش کی تو فرمایا کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر مناجات کے لیے گئے تو بنی اسرائیل میں حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب خلیفہ چھوڑ گئے ایسے ہی میں تم کو اپنا نائب خلیفہ بنا کر مدینہ میں چھوڑتا ہوں اور خود جاتا ہوں لیکن تم میں اور حضرت ہارون میں فرق یہ ہے کہ وہ حضرت موسیٰ کے خلیفہ بھی تھے اور نبی بھی۔ تم میرے خلیفہ تو ہو مگر نبی نہیں کیونکہ مجھ پر نبوت ختم ہو چکی اب نہ تو میرے زمانہ میں نبی ہے نہ میرے بعد ہو سکتا ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا استدلال بالکل غلط ہے اس لیے کہ یہاں اسی وقتی خلافت کا ذکر ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غیر موجودگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا ہوئی واپسی پر ختم

---

[1] أخرجه مسلم في فضائل الصحابة باب من فضائل علي بن أبي طالب رقم ٢٤٠٤

ہوگئی۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ مشابہت صرف اس عارضی وقتی خلافت میں ہے۔ یہاں تشبیہ مطلق نہیں بلکہ تشبیہ مقیّد ہے، ورنہ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سگے بھائی تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ حضرت ہارون عمر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور سے چھوٹے ہیں۔ حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے چالیس سال پہلے وفات پا گئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حیات رہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صرف حفاظت مدینہ کا خلیفہ بنایا تھا نماز کا امام نہیں بنایا تھا امام ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔ لہذا خلافت بلافصل کو اس حدیث سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے۔

(6) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنا شُعْبَةُ، عَنْ فُراتٍ القَزّازِ، قالَ سَمِعْتُ أبا حازِمٍ، قالَ قاعَدْتُ أبا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قالَ كانَتْ بَنُو إسْرائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأنْبِياءُ، كُلَّما هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وإنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدِي، وسَيَكُونُ خُلَفاءُ فَيَكْثُرُونَ قالُوا فَما تَأْمُرُنا قالَ فُوا بِبَيْعَةِ الأوَّلِ فالأوَّلِ، أعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإنَّ اللهَ سائِلُهُمْ عَمّا اسْتَرْعاهُمْ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کا ملکی انتظام ان کے انبیاء کرتے تھے' جب بھی کوئی نبی فوت ہوجاتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی ہوجاتا' بیشک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میرے بعد بکثرت خلفاء ہوں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ

---

[1] صحیح البخاري ١٦٩/٤ البخاري (ت ٢٥٦)60- کتاب أحاديث الأنبياء باب ما ذكر عن بني إسرائيل

عنھم اجمعین نے عرض کیا کہ آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا! یکے بعد دیگرے ان خلفاء کی بیعت کرنا، انہیں ان کا حق دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کی رعایا کے متعلق خود پوچھ لے گا۔

تشریح: ''تسوس'' سیاست سے بنا ہے جس کا معنی ہے ملکی، قومی اور دینی انتظام، بنی اسرائیل کے انبیاء تمام انتظام سنبھالتے تھے۔ ان کے جانشین امراء اور خلفاء نہیں ہوتے تھے بلکہ انبیاء کے خلفاء بھی انبیاء ہوتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، فرمایا لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ یعنی نہ تو میرے زمانہ میں کوئی نبی ہے جو میری موجودگی میں میرا خلیفہ ہو اور نہ میرے بعد کوئی نبی ہے جو میرا مستقل خلیفہ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی نہیں وہ تو پہلے کے نبی ہیں اور اب بشان نبوت تشریف نہ لائیں گے بلکہ حضور کے امتی ہو کر اور خلیفہ امام مہدی ہی ہوں گے۔

(7) حَدَّثَنا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرانِیُّ قالَ حَدَّثَنا عَفّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قالَ حَدَّثَنا عَبْدُ الواحِدِ بْنُ زِیادٍ قالَ حَدَّثَنا المُخْتارُ بْنُ فُلْفُلٍ قالَ حَدَّثَنا أَنَسُ بْنُ مالِكٍ رضی اللہ عنہ، قالَ قالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّ الرِّسالَةَ والنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِی وَلَا نَبِیَّ۔[1]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے، پس میرے بعد کوئی نبی ہو گا نہ رسول ہو گا۔

---

[1] سنن الترمذي ت شاكر ٥٣٣/٤ الترمذي، محمد بن عيسى (ت ٢٧٩) 32 - أبواب الرؤيا،باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات

تشریح: رسالت و نبوت ختم ہو چکی جتنے انبیاء اور رسل آنے تھے تشریف لا چکے اب میری موجودگی میں اور میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول ہوگا۔

(8) حَدَّثَنا أبُو اليَمانِ، أخْبَرَنا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنا أبُو الزِّنادِ، أنَّ الأعْرَجَ، حَدَّثَهُ أنَّهُ سَمِعَ أبا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ نَحْنُ الآخِرُونَ السّابِقُونَ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہوں گے۔

تشریح: دنیا میں سب انبیاء سے آخر میں ہمارا ظہور ہوا۔ آخری کتاب قرآن مجید ہم کو ملی۔ آخری کلمہ ہمارا جاری ہوا۔ آخری ملت آخری امت ہماری ہے جبکہ قیامت کے دن ہر جگہ اوّلیت کا سہرا ہمارے سَر ہوگا۔ اول شفیع میں ہوں گا، جنت میں پہلے داخلہ ہمارا پھر دوسرے انبیاء کا اور ساری امتوں میں پہلے ہماری امت جنت میں جائے گی پھر دوسری امتیں جائیں گی۔

(9) حَدَّثَنِي إسْحاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنا عِيسى بْنُ المُنْذِرِ الحِمْصِيُّ، حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وأبِي عَبْدِ اللّٰهِ الأغَرِّ، مَوْلى الجُهَنِيِّينَ۔ وكانَ مِن أصْحابِ أبِي هُرَيْرَةَ۔ أنَّهُما سَمِعا أبا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ الی قولہٖ فَقالَ لَنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إبْراهِيمَ أشْهَدُ أنِّي سَمِعْتُ أبا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإنِّي آخِرُ الأنْبِياءِ، وإنَّ

---

[1] صحيح البخاري ٤/٥٠ البخاري (ت ٢٥٦) 56- كتاب الجهاد والسير، باب يقاتل من وراء الإمام ويتقى به

مَسْجِدِی آخِرُ الْمَسَاجِدِ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے (یعنی آخر مساجد الانبیاء ہے)۔

تشریح: نبی کریم تمام انبیاء کے آخر میں تشریف لائے آپ آخر الانبیاء ہیں اور آپ کی مسجد، مسجد نبوی انبیاء کی مساجد میں سب سے آخری مسجد ہے فرمایا میری مسجد آخر المساجد ہے۔

(10) أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ بْنُ عطَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَمْرُ بْنُ عَاصِمِ الْكَلَابِي، أَخْبَرَنَا أَبُوْ هَلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الله، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كُنْتُ أَوَّلُ النَّاسِ فِي الْخَلْقِ وَآخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ۔[2]

ترجمہ: حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں پیدائش میں سب سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔

تشریح: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھوالاول والآخر کی شان رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تخلیق میں سب سے مقدم ہیں تمام مخلوقات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو پیدا فرمایا اور بعثت میں آپ سب سے آخری ہیں ختم نبوت کا تاج آپ کے سر پر سجایا۔ آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(11) حَدَّثَنا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صالِحٍ،

---

[1] صحيح مسلم ١٠١٢/٢ مسلم (ت ٢٦١) 15 - كتاب الحج، 94- باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة

[2] الطبقات الكبرى - ط دار صادر ١٤٩/١ —— ابن سعد (ت ٢٣٠)

حَدَّثَنِی سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلى بْنِ هِلالٍ السُّلَمِیّ، عَنِ العِرْباضِ بْنِ سارِيَةَ رضی الله عنه قالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنِّي عَبْدُ اللهِ، وخاتَمُ النَّبِيِّنَ، وإِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ لَمُنْجَدِلٌ فِی طِينَتِهِ،[1]

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور بیشک (اس وقت) حضرت آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔

تشریح: لوح محفوظ میں نہیں بلکہ ایک خاص تحریر آپ کو عالم ارواح میں مشہور کرنے کے لیے لکھی گئی جس تحریر کی وجہ سے وہاں سب حضور کو جانتے پہچانتے تھے اور جس وقت حضرت آدم علیہ السلام میں روح نہیں پھونکی گئی تھی خمیر خشک کیا جارہا تھا، اس وقت بھی حضور ﷺ کی ختم نبوت کا ڈنکا بج رہا تھا۔

(12) حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاتِلٍ، أَخْبَرَنا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنا أَبُو حَيّانَ التَّيْمِیُّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّراعُ، وكانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَشَ مِنها نَهْشَةً، ثُمَّ قالَ أَنا سَيِّدُ النّاسِ يَوْمَ القِيامَةِ، وهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النّاسَ الأَوَّلِينَ والآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ واحِدٍ إلى قوله فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ يا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وخاتِمُ الأَنْبِياءِ، وقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ ما تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِكَ وما تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنا إِلى رَبِّكَ أَلا تَرى إِلى ما نَحْنُ فِيهِ،[2]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ١٨/ ٢٥٢ الطبراني (ت ٣٦٠)

[2] صحيح البخاري ٦/ ٨٤ البخاري (ت ٢٥٦)

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گوشت کا اگلا حصہ پیش کیا گیا۔ آپ دستی کا گوشت پسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے اس کا کچھ حصہ تناول فرمایا، پھر فرمایا: میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور کیا تم جانتے ہو کہ اس دن اللہ تعالیٰ تمام اگلے پچھلے انسانوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ لوگ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ کر کہیں گے یا محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے بظاہر خلاف اولیٰ سب کاموں کی مغفرت کر دی ہے، آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے۔

تشریح: قیامت کے دن لوگ حالت وحشت میں جب ہر طرف سے ناکام لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شفاعت کرنے کی درخواست لے کر حاضر ہوں گے تو آپ کو رسول اللہ خاتم الانبیاء کے وصف سے پکاریں گے۔ عالم ارواح ہو عالم اجسام ہو یا قیامت کا دن اہل ایمان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم الانبیاء آخری نبی ہونے کو جانتے پہچانتے مانتے ہیں اور قیامت میں نعرے لگاتے ہوں گے۔ آپ سب سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ نیز نعرہ رسالت کا جواز بھی ثابت ہو گیا۔

(13) أَخْبَرَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الحَكَمِ المِصْرِيُّ، حَدَّثَنا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ صالِحٍ هُوَ ابْنُ عَطاءِ بْنِ خَبّابٍ مَوْلى بَنِي الدُّئِلِ، عَنْ عَطاءِ بْنِ أَبِي رَباحٍ، عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضى الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قالَ أَنَا قائِدُ المُرْسَلِينَ ولا فَخْرَ، وأنا خاتَمُ النَّبِيِّينَ ولا فَخْرَ، وأنا أَوَّلُ شافِعٍ وأَوَّلُ مُشَفَّعٍ ولا فَخْرَ [1]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی

[1] سنن الدارمي ١/١٩٦ الدارمي، أبو محمد (ت ٢٥٥)

کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیے جانے والا ہوں فخر نہیں۔

تشریح: خاتم النبیین اور لَانَبِیَّ بَعْدِیْ فرما کر اپنے آخری نبی ہونے کی خبر دی، میری موجودگی میں یا بعد میں کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔

(14) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی الله عنه يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم يَوْمًا كَالْمُوَدِّعِ، فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدُ النَّبِيُّ الْأُمِّيِّ، أَنَا مُحَمَّدُ النَّبِيُّ الْأُمِّيِّ، ثلاثًا، وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي الخ[1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے پاس آئے گویا ہمیں رخصت فرما رہے ہوں پھر تین بار فرمایا: میں محمد نبی امی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

تشریح: خاتم النبیین اور لَانَبِیَّ بَعْدِیْ فرما کر اپنے آخری نبی ہونے کی خبر دی، میری موجودگی میں یا بعد میں کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔

(15) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِی حَدِيْثِ مِعْرَاجٍ، فَقَالَ كُلُّكُمْ أَثْنٰى عَلٰى رَبِّهٖ وَأَنَا مُثْنٍ عَلٰى رَبِّي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَنِیْ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ، وَكَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا، وَ أَنْزَلَ عَلَيَّ الْفُرْقَان، فِيْهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَیْءٍ، وَجَعَلَ أُمَّتِیْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، وَجَعَلَ أُمَّتِیْ وَسَطًا، وَجَعَلَ أُمَّتِیْ هُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَهُمُ الْآخِرُوْنَ، وَ شَرَحَ لِیْ صَدْرِیْ، وَوَضَعَ عَنِّیْ

---

[1] مسند أحمد ت شاكر ٦/٤٣٢ أحمد بن حنبل (ت ٢٤١)

وِزْرِیْ، وَرَفَعَ لِیْ ذِکْرِیْ، وَجَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَ خَاتِمًا [1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انبیاء کرام (علیہم السلام) کے سامنے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے رحمۃ للعلمین بنایا اور تمام لوگوں کے لیے بشیر و نذیر بنایا، مجھ پر قرآن مجید نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو خیر امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے لیے بنائی گئی ہے، اور میری امت کو معتدل امت بنایا اور میری امت کو اول اور آخر بنایا، اور اس نے میرا سینہ کھول دیا، میرا بوجھ اتار دیا اور میرے لیے میرا ذکر بلند کیا اور مجھ کو افتتاح کرنے والا اور (نبیوں کو) ختم کرنے والا بنایا۔

تشریح: ''فاتح'' افتتاح کرنے والے کہ آپ خَلق میں سب سے اول ہیں اور آپ ''خاتم'' نبیوں کو ختم کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان دونوں شانوں سے نوازا ہے۔

(16) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أبي العالية أو غيره، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى أَتَى بَيْتَ الْمُقْدَسِ، فَرَبَطَ فَرَسَهُ إِلَى صَخْرَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ فَصَلّٰى مَعَ الْمَلَائِكَةِ، فَلَمَّا قَضِيَتَ الصَّلَاةَ قَالُوْا يَا جِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قَالَ هٰذَا مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ [2]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں: جب آپ بیت المقدس پہنچے، آپ نے اپنی سواری کو ایک بڑے

---

[1] مسند البزار = البحر الزخار ۸/۱۷ البزار، أبو بکر (ت ۲۹۲)

[2] شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ۸/۱۰۶ الزرقاني، محمد بن عبد الباقي (ت ۱۱۲۲)

پتھر کے ساتھ باندھ دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں داخل ہو کر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کے بعد نبیوں نے حضرت جبرائیل سے پوچھا: یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انھوں نے کہا یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔

تشریح: معراج کی رات حضرت جبرائیل امین کی زبان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ''خاتم النبیین'' ہونے کی عظمت وشان کو بیان کروایا جارہا ہے۔حضور کا ''خاتم النبیین'' کی صفت کے ساتھ تعارف کروانا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سنت ہے۔

(17) حَدَّثَنا أبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ أَبِي حَلِيمَةَ مِن قَصْرِ الأَحْنَفِ، وأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، وعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ المَعْنى واحِدٌ، قالُوا حَدَّثَنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قالَ حَدَّثَنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَوْلى غُفْرَةَ قالَ حَدَّثَنِي إبْراهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، مِن ولَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ قالَ كانَ عَلِيٌّ رضی الله عنه، إذا وصَفَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خاتَمُ النُّبُوَّةِ وهُوَ خاتَمُ النَّبِيِّينَ[1]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔

تشریح: دو کندھوں کے بیچ میں کچھ ابھرا ہوا گوشت تھا جس پر تل تھے اگر بغور دیکھا جاتا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھنے میں آتا تھا۔ یہ حضور کی نبوت کی علامت تھی اسے مہر نبوت کہتے تھے۔بحیرہ راہب یہی مہر نبوت دیکھ کر ایمان لایا

---

[1] سنن الترمذي ت شاكر ٥/٦٠٢ الترمذي، محمد بن عيسى (ت ٢٧٩)

تھا، یہ مہر خاتم النبیین ہونے کی علامت تھی۔ اسی لیے کسی نبی کو یہ معجزہ عطا نہیں ہوا کیونکہ ان میں کوئی صاحب خاتم النبیین نہ تھے۔

(18) حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قال حَدَّثَنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ المُحارِبِيُّ، عَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ رافِعٍ أَبِي رافِعٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبانِيِّ يَحْيى بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي أُمامَةَ الباهِلِيِّ رضى الله عنه، قالَ خَطَبَنا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَكانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا، حَدَّثَناهُ عَنِ الدَّجّالِ، وحَذَّرَناهُ، فَكانَ مِن قَوْلِهِ أَنْ قالَ وأَنا آخِرُ الأَنْبِياءِ، وأَنْتُمْ آخِرُ الأُمَمِ[1]

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم (ﷺ) نے (فتنہ دجال کے متعلق ایک طویل حدیث میں) فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

تشریح: دونوں احادیث واضح ہیں حضور ﷺ آخری نبی اور آپ ﷺ کی امت آخری امت آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور آپ ﷺ کی امت کے بعد کوئی اور امت نہیں ہوگی۔

(19) حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزْدادَ التَّوَّزِيُّ، ثنا أَبُو هَمّامٍ الوَلِيدُ بْنُ شُجاعٍ، حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ بْنُ الوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خالِدِ بْنِ مَعْدانَ، عَنْ أَبِي قُتَيْلَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قامَ فِي النّاسِ فِي حَجَّةِ الوَداعِ، فَقالَ لا نَبِيَّ بَعْدِي وَلا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ فاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وأَقِيمُوا خَمْسَكُمْ وصُومُوا شَهْرَكُمْ وأَطِيعُوا وُلاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ[2]

---

[1] سنن ابن ماجه ١٣٥٩/٢ ابن ماجه (ت ٢٧٣)
[2] المعجم الكبير للطبراني ٣١٦/٢٢ الطبراني (ت ٣٦٠)

ترجمہ: حضرت ابو قتیلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے، سوتم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینہ کے روزے رکھو، اپنے حکام کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(20) قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ إِمْلَاءً فِي شَهْرِ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ سَبْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِئَتَيْنِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَوَّلُ الرُّسُلِ آدَمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ[1]

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! پہلے رسول آدم ہیں اور آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

تشریح: حضرت آدم علیہ السلام پہلے انسان اور پہلے نبی ہیں تا کہ کوئی وقت نبوت سے خالی نہ رہے زمانہ نبی سے خالی ہوسکتا ہے نبوت سے خالی نہیں ہوسکتا۔ آج بھی ہمارے حضور کی نبوت موجود ہے۔ تمام انبیاء اور رسل پر ہمارا ایمان ہے نبی، رسول اور مرسل میں عام خاص کی نسبت ہے۔ ہر مرسل رسول بھی ہے نبی بھی ہے مگر ہر نبی رسول یا مرسل نہیں ہے۔ نبی کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار، رسول تین سو تیرہ، مرسل چار اور خاتم المرسلین ایک ہیں۔

صحابہ کرامؓ بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں، اصحاب بدر تین سو تیرہ، خلفاء راشدین چار اور افضل الخلق بعد النبیین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک ہیں۔

---

[1] کنز العمال ص ۴۸۰ جلد ۱۱

(21) حَدَّثَنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قالَ حَدَّثَنا الْمُقْرِئُ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هاعانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ رضی اللہ عنہ، قالَ قالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَوْ كانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكانَ عُمَرَبْنَ الْخَطّابِ[1]

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے۔

تشریح: اگر میرے بعد کسی نبی کا ہونا ممکن ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ہوتے کیونکہ ان کے دل میں رب کی طرف سے الہام اور القاء بہت ہوتا ہے اور انہیں وحی سے بہت ہی مناسبت ہے۔ اسی لیے قرآن مجید کی بہت سی آیات آپ کی رائے کے مطابق نازل ہوئیں جیسے پردہ، شراب کی حرمت اور بدر کے قیدیوں کے متعلق آیات۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھ پر سلسلہ نبوت کو ختم کر دیا۔

(22) حَدَّثَنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قالَ حَدَّثَنا سُفْيانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قالَ قالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّ لِي أَسْماءً، أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْماحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النّاسُ عَلى قَدَمِي، وَأَنَا الْعاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ[2]

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں

---

[1] سنن الترمذي ت شاكر ٥/٦١٩ الترمذي، محمد بن عيسى (ت ٢٧٩)

[2] سنن الترمذي ت شاكر ٥/١٣٥ الترمذي، محمد بن عيسى (ت ٢٧٩)

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں اللہ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں لوگوں کو میرے قدم پر جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

تشریح: حضور نبی کریم کے بہت اسماء مبارکہ ہیں جو آپ کی عظمت و شان کی رفعت پر دلالت کرتے ہیں۔ تین نام حمد سے مشتق ہیں۔ محمد، احمد، محمود، محمد ہر طرح ہر وقت ہر جگہ ہر ایک جس کی حمد کرے یا ان کی ہر ادا، ہر وصف اور ذات کی حمد و تعریف کی گئی۔ مخلوق بھی ان کی حمد کرے خالق بھی ان کی حمد فرمائے۔ اتنی حمد نہ کسی کی ہوئی نہ ہوگی۔ قیامت کا دن اسی حمد میں صَرف ہونا ہے۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

احمد اپنے رب کی بہت حمد فرمانے والے، حضور حامدیت اور محمودیت میں جامع ہیں۔ آپ مرید بھی مراد بھی، طالب بھی مطلوب بھی، احمد بھی محمود بھی اور حبیب بھی محبوب بھی ہیں۔

عاقب عقب سے بنا ہے جس کا معنی ہے پیچھے، حضور تمام انبیاء سے آخر اور پیچھے دنیا میں آئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے پیچھے بہت خیر چھوڑ گئے لہذا حضور عاقب ہیں سب کی عاقبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم سے ہی ہے۔ حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عاقب یعنی پچھلے نبی ہیں۔ لہذا نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں کوئی نبی تھا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی ہوسکتا ہے جو انبیاء کرام زندہ تھے یا زندہ ہیں، وہ اب بہ شان نبوت زندہ نہیں اب وہ حضور کے امتی ہیں جیسے حضرت عیسیٰ و ادریس آسمان میں اور حضرت خضر و الیاس علیھم

السلام زمین میں۔

(23) حَدَّثَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيى بْنِ مِهْرانَ السِّيُوطِيُّ البَغْدادِيُّ، حَدَّثَنا أَبُو نُعَيْمٍ الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، عَنِ الضَّحّاكِ بْنِ مُزاحِمٍ، عَنِ اِبْنِ عَبّاسٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالَ أنا أَحْمَدُ، وَمُحَمَّدٌ، وَالْحاشِرُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْخَاتَمُ[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں احمد ہوں، اور محمد ہوں، اور حاشر ہوں اور مقفی (سب نبیوں کے بعد مبعوث ہونے والا) ہوں اور خاتم ہوں۔

تشریح: ''مقفی'' اسم فاعل سب نبیوں سے پیچھے اور آخر میں دنیا میں آنے والا، ''مقفی'' اسم مفعول تمام انبیاء تمام انسانوں اور تمام مخلوق سے آگے رہنے والا کیونکہ سب آپ کے نقش قدم پر چلنے والے یا ''مقفی''، اسم سب کی میزبانی کرنے والا کیونکہ دنیا ان کی مہمان اور وہ سب کے میزبان ہیں۔

آسمان خوان، زمین خوان، زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے؟ تیرا تیرا

اور ''خاتم'' سب سے آخری نبی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(24) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ[2]

---

[1] المعجم الصغير للطبراني ج ١ ص / ١١٠، الطبراني (ت ٣٦٠)

[2] صحيح البخاري - البخاري (ت ٢٥٦) كتاب الرقاق باب قول النبي بعثت أنا والساعة كهاتين ١٣٥ - (٢٩٥١)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح مبعوث کیا گیا ہوں۔

تشریح: قیامت کو ساعت اس لیے کہتے ہیں کہ قیامت کا قیام بھی پل بھر میں اچانک ہوجائے گا، حدیث میں قیامت تین معنی میں استعمال ہوتا ہے قیامت صغریٰ انسان کی اپنی موت، قیامت وسطیٰ ایک زمانہ کا ختم ہونا جسے قرن کہتے ہیں۔قیامت کبریٰ لوگوں کا جزا وسزا کے لیے اٹھنا۔ یہاں ساعت سے مراد قیامت کبری ہے۔قیامت کبری کے قریب ہونے کا معنی یہ ہے کہ دنیا کا بہت وقت اورزمانہ گزر چکا جتنا باقی ہے وہ بہت تھوڑا ہے، ھا تین سے اشارہ کلمہ شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف ہے کہ جیسے ان دو انگلیوں کے درمیان میں کوئی انگلی نہیں ایسے ہی میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ ہمارا دین قیامت سے ملا ہوا اور قیامت تک ہے۔ ہم قیامت سے بہت قریب ہیں ہم قیامت سے اور وہاں کے حالات سے خبردار اور واقف ہیں جیسے کوئی بھی اپنے قریب والے کے حالات کو جانتا ہوتا ہے۔ بڑی انگلی کا کنارہ شہادت کی انگلی کے کنارہ سے اوپر ہے مگر قریب ہے ایسے ہی قیامت ہمارے بعد ہے مگر قریب ہے۔حضور کی تشریف آوری علامات قیامت میں سے ایک علامت ہے۔

(25) حَدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مالِكٍ، عَنْ إسْحاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كانَ إذا انْصَرَفَ مِن صَلاةِ الغَداةِ يَقُولُ هَلْ رَأى أَحَدٌ مِنكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيا، ويَقُولُ إنَّهُ لَيْسَ يَبْقى

بَعْدِی مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہو کر فرماتے تھے: کیا تم میں سے کسی ایک نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر فرماتے: میرے بعد نبوت میں سے صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں۔

تشریح: ''رؤیا'' خواب کو کہتے ہیں جیسے حالت بیداری میں دل کے خیالات یا تو الہام الٰہی ہوتے ہیں یا شیطانی وسوسے ہوتے ہیں۔ یوں ہی خواب سونے والے کے دل کے خیالات ہوتے ہیں۔ سچے خواب الہام الٰہی ہوتے ہیں اور جھوٹے خواب شیطانی وساوس ہوتے ہیں۔ ہمارے خواب شیطانی، نفسانی، رحمانی ہر طرح کے ہوتے ہیں مگر انبیاء کرام علیھم السلام کے خواب رحمانی ہی ہوتے ہیں حتی کہ ان کے خوابوں پر شرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں میں آخری نبی ہوں میری وفات پر وحی، نبوت تا قیامت ختم ہو جائے گی مگر نبوت کا ایک حصہ یعنی ڈرانا اور بشارت باقی رہے گا۔ رب تعالیٰ خوابوں کے ذریعہ علوم غیبیہ اگلے حالات پر اطلاع برابر جاری رکھے گا۔ خوابیں غیبی خبریں دیتی رہیں گی، خوابیں بشارت بھی ہوتی ہیں اور ڈراتی بھی ہیں۔

(26) أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الإِسْفَرَايِينِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، ثنا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ وَكَانَ مُوسَى رَجُلًا جَعْدًا آدَمَ طُوَالًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَلَمْ يَبْعَثِ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا وَقَدْ كَانَتْ عَلَيْهِ شَامَةُ النُّبُوَّةِ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم، فَإِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ كَانَتْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَقَدْ سُئِلَ نَبِيُّنَا صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَذِهِ الشَّامَةُ الَّتِي بَيْنَ كَتِفَيَّ

---

[1] سنن أبي داود ج ٤ / ص ٣٠٤ السجستاني، أبو داود (ت ٢٧٥)

شَامَةُ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي لِأَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي وَلاَ رَسُولَ [1]

ترجمہ: وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: حضرت موسیٰ (علیہ السلام) دراز قد تھے اور ان کے بال گھونگریالے تھے، گویا کہ وہ قبیلہ شنوءۃ سے تھے اور ہر نبی کے داہنے ہاتھ میں مہر نبوت تھی، مگر ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی، اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے شانوں کے درمیان وہ مہر نبوت ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں پر ہوتی تھی، کیونکہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔

تشریح: دو کندھوں کے بیچ میں کچھ ابھرا ہوا گوشت تھا جس پر تل تھے اگر بغور دیکھا جاتا تو ''محمد رسول اللہ'' پڑھنے میں آتا تھا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی علامت تھی۔ اسے مہر نبوت کہتے تھے۔ بحیرہ راہب یہ ہی مہر نبوت دیکھ کر ایمان لایا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہر نبوت کو اپنے آخری نبی اور رسول ہونے کی علامت بھی قرار دیا۔ عقیدہ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے جس پر پورا دین قائم ہے۔ سید عالم کی جلوہ گری اور تشریف آوری کے بعد اب کائنات میں کوئی بھی شخص بحیثیت نبی نہیں آ سکتا۔

(27) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ، وَلَكِنْ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ [2]

---

[1] المستدرك، ج۲، ص۵۷۷، قديم، المستدرك، رقم الحديث:۴۱۰۵، جديد، المكتبة العصريه، ۱۴۲۰ھ

[2] سنن ابن ماجه رقم الحديث: ۱۵۱۰، صحيح البخاری رقم الحديث: ۶۱۹۴

ترجمہ: اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دیکھا تھا؟ انھوں نے کہا: وہ کم سنی میں فوت ہو گئے اور اگر ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زندہ رہنا مقدر ہوتا تو وہ نبی ہوتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

(28) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ السُّدِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَكَانَ نَبِيًّا صَدِّيقًا[1]

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو سچے نبی ہوتے۔

تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ 8 ہجری میں پیدا ہوئے اور ربیع الاول 10 ہجری بروز منگل وفات پا گئے۔ ان کی وفات پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ابراہیم زندہ رہتے تو ضرور صدیق نبی ہوتے۔

اس روایت اور دوسری "لو کان بعدی نبیا لکان عمر" والی روایت سے نبوت کے اجرا کا استدلال کرنا اور اجراء نبوت کو ممکن سمجھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں قضیہ شرطیہ ہے جیسے یہ قضیہ ہے "اگر سورج طلوع ہوگا تو دن روشن ہوگا" اور قضیہ شرطیہ میں جزاول کا ثبوت جز ثانی کے ثبوت کو مستلزم ہوتا ہے

---

[1] مسند احمد، ج۳، ص:۱۳۳، تاریخ دمشق، ج:۳، ص:۷۶، رقم الحدیث:۵۷۹، الجامع الصغیر، رقم الحدیث:۷۴۵۳، کنز العمال، رقم الھدیث:۳۲۲۰۴

جیسے سورج کا طلوع ہونا دن کی روشنی کو مستلزم ہے۔

اور جز ثانی کی نفی جز اول کی نفی کو مستلزم ہوتی ہے جیسے دن کا روشن نہ ہونا اس بات کو مستلزم ہے کہ سورج طلوع نہیں ہوا۔اور جز اول کی نفی جز ثانی کی نفی کو مستلزم نہیں ہوتی یعنی سورج کا طلوع نہ ہونا اس کو مستلزم نہیں کہ دن روشن نہ ہو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ سورج طلوع ہو لیکن دن اس وجہ سے روشن نہ ہو کہ سخت ابر ہو یا بارش ہو یا سورج کو گرہن لگا ہوا ہو یا سخت آندھی آئی ہوئی ہو۔اسی لیے جز اول کی نفی جز ثانی کی نفی کو مستلزم نہیں ہوتی یعنی سورج کا طلوع نہ ہونا اس کو مستلزم نہیں ہوتا۔

اس لیے اس حدیث کا معنی یہ نہیں کہ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام زندہ نہیں رہے اس لیے وہ سچے نبی نہیں ہوئے بلکہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی سچے نبی کا آنا ممکن نہیں تھا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ نہیں رکھا گیا۔

ان روایات میں بہت واضح اور صاف بات بیان ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہوگئی۔لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نبی ہوسکنا محال ہے اور صاحبزادہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات اس لیے ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آنا تھا اگر زندہ رہتے تو نبی ہوتے اور نبوت ختم تھی لہذا فوت کر لیے گئے کیونکہ اگر زندہ رہ کر نبی نہ ہوتے تو یہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسر شان تھی کہ باقی انبیاء کی اولاد زندہ رہ کر نبوت پائے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد نبوت سے محروم ہو۔

اگر حرف ”لَو“ سے اجراء نبوت کا امکان اور استدلال کیا جائے تو مزید درج ذیل مثالوں پر غور کریں۔

ا۔قرآن مجید وحدت الوہیت کے اثبات پر دلیل پیش کرتا ہے ”لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا“ یعنی اگر کائنات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور الہ بھی ہوتا تو نظام عالم بگڑ جاتا اور اس میں فساد آ جاتا۔کیا یہاں دوسرے خدا کا امکان اور ہونا صرف ”لَو“ کے ماتحت ممکن ہے یا پھر یہاں ”لَو“ یہ حقیقت بیان کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور الہ اور خدا کا ہونا محال ہے۔لہذا العیاذ باللہ یہ نہیں کہا جائے گا کہ آیت میں حرف ”لَو“ موجود ہے لہذا دوسرا خدا ہو سکتا ہے، دوسرے خدا کے لیے گنجائش تو ہے مگر یہ الگ بات ہے کہ اتفاق سے دوسرا خدا نہیں ہے۔(نعوذ باللہ)

۲۔حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں ”لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی“ یعنی اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں لامحالہ میری اطاعت کرنی پڑتی۔ اس روایت میں حرف ”لَو“ موجود ہے تو کیا اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ظاہری دنیوی زندگی کا اجراء ثابت ہوگا؟ گو وہ حضور سے ملاقات نہیں فرما سکتے۔

مختصر یہ کہ جیسے ”لَو“ دو خداؤں کی نفی فرماتا ہے ویسے ہی دنیوی حیات موسیٰ کی نفی کرتا ہے اور ایسے ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صغیر سن بیٹے حضرت ابراہیم اور حضرت عمر رضی اللہ عنھما کی نبوت کی نفی پر دال ہے۔لہذ لو عاش اور لو کان بعدی کا صحیح ترجمہ وہی ہے جو آیت مبارکہ،احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی تشریح وتوضیح کے مطابق وموافق ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیٹے اگر زندہ رہتے تو دو صورتیں ہوتیں، نبی ہوتے یا نہ ہوتے،اگر نبی نہ بنتے تو شان نبوت میں فرق پڑتا کہ پہلے انبیاء میں سے بعض کے بیٹے بھی نبی تھے لیکن اگر نبی بنتے تو ختم نبوت میں فرق پڑتا اس

لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچپن میں ہی اٹھالیا تا کہ نہ شان نبوت میں فرق پڑے اور نہ ختم نبوت میں اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انبیاء کرام علیھم السلام میں بے مثل و بے مثال رہیں۔

(29) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٍ، عَنْ الزُّهْرِيُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا المبشّرات قَالُوا وَمَا المبشّرات قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نبوت میں سے صرف مبشرات باقی بچے ہیں، مسلمانوں نے پوچھا یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب۔

تشریح: دیکھیں حدیث نمبر 25 کے تحت

(30) حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنا مُعاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشامٍ، قالَ وجَدْتُ فِي كِتابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ ولَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ، عَنْ قَتادَةَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْراهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ هَمّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالَ فِي أُمَّتِي كَذّابُونَ ودَجّالُونَ سَبْعَةٌ وعِشْرُونَ مِنهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وإِنِّي خاتَمُ النَّبِيِّينَ لانَبِيَّ بَعْدِي[2]

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ستائیس دجال اور کذاب ہوں گے؛

---

[1] صحيح البخاري - ت البغا ٢٥٦٤/٦ —— البخاري (ت ٢٥٦)

[2] مسند احمد، ج۵، ص۳۹۶۔ مسند احمد رقم الحدیث: ۲۳۲۵۱، دار الحدیث قاہرہ

ان میں سے چار عورتیں ہوں گی اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تشریح: نبوت وہ صفت ہے جسے عبادت و ریاضت کے ذریعے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ خاص منصب ہے۔اس پر خاص ضرورت کے لیے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے منتخب اور فائز فرماتا ہے۔ محققین کے مطابق نیا نبی آنے کی مختلف وجوہات، ضروریات اور حالتیں ہو سکتی ہیں مثلاً جب کسی قوم میں کوئی نبی نہ آیا ہو یا نبی کی تعلیمات اس قوم تک نہ پہنچی ہوں۔ پہلے نبی کی تعلیمات بھلا دی گئی ہوں ان میں تحریف کر دی گئی ہو۔ ان کی تعلیمات نابود ہوگئی ہوں مرگئی ہوں اور انہیں زندہ کرنے کی ضرورت ہو۔ یا پہلے نبی کی تعلیم مکمل نہ ہو اس میں ترمیم واضافہ کی ضرورت ہو اور تکمیل تعلیم و دین کے لیے نبی کی ضرورت ہو۔ یا پہلا نبی کسی خاص قوم، طبقہ، علاقہ اور وقت کے لیے تھا اب اس قوم کے لیے کسی نبی کی ضرورت ہو یا کسی ایک نبی کے ساتھ اس کی مدد کے لیے دوسرے نبی کو مامور کیا گیا ہو۔

ان وجوہات میں سے کوئی بھی وجہ، ضرورت اور حالت باقی نہیں ہے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم و ہدایت زندہ اور آپ اپنے منصب پر موجود، تو دوسرا نبی کیسے آسکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانیت بلکہ ساری دنیا اور تمام مخلوقات کا نبی بنا کر مبعوث کیا گیا۔ دین کی تکمیل ہو چکی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں کوئی تحریف نہیں ہوئی ہے۔ اگر کسی نبی کی ضرورت ہوتی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہری میں ہی مبعوث ہوتا، جب نہ کسی نے آنا تھا نہ کسی کو مبعوث کیا گیا تو اب بھی قطعاً کسی نئے نبی کی گنجائش نہیں ہے۔ باب نبوت بند

ہو چکا، کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا اب صرف ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو آپ ﷺ کی تعلیمات سمجھیں، عمل کریں اور دوسروں تک پہنچائیں۔

اس عقیدہ ختم نبوت کے خلاف جھوٹے مدعیان کے ظہور کا امکان تھا اس لیے مخبر صادق ﷺ نے پہلے ہی پیش گوئی فرما دی کہ میرے بعد میری امت میں جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہوں گے جو تمام کاذب ہوں گے۔ اس پیش گوئی کے مطابق مختلف ممالک اور مختلف زمانوں میں کئی لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا، مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، مختار ثقفی، طلیحہ بن خویلد، ابن مقنع سلیمان قرمطی، بابک خرمی اور مرزا غلام احمد قادیانی مشہور دجال و کذاب گزرے ہیں جنہوں نے عرب، ایران اور برصغیر میں کافی بربادی پھیلائی اور ہزارہا بندگان خدا کا خون گرایا۔ حدیث میں جن 27 یا 30 دجال و کذاب کا ذکر ہوا ان سے مراد وہ جھوٹے نبی ہیں جن کو لوگوں نے مان لیا اور ان سے فتنہ پیدا ہو گیا۔ ورنہ جھوٹے نبی تو اس سے زیادہ ہو چکے ہیں، یہ نگاہ نبوت کا کمال ہے جس نے نہ صرف اس فتنہ عظیمہ سے آگاہ کیا بلکہ ان کی تعداد بھی بتا دی اور مزید یہ بھی بتا دیا کہ ان میں مرد بھی ہوں گے اور چار عورتیں بھی ہوں گی۔

(31) حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ بِالرِّيِّ، حدثنا أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ هِلَالٍ الدِّمَشْقِيُّ بِدِمَشْقَ، حدثنا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي عِقَالِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ امْرِئِ الْقَيْسِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ وَدِّ بْنِ عَوْنِ بْنِ كِنَانَةَ، حَدَّثَنِي عَمِّي زَيْدُ بْنُ أَبِي عِقَالِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

قالَ الیٰ قولِہٖ فَقالَ لَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَن هٰؤُلاءِ يا زَيْدُ قالَ يا رَسُولَ اللهِ، هٰذا أبِي، وهٰذا عَمِّي، وهٰذا أخِي، وهٰؤُلاءِ عَشِيرَتِي، الیٰ قولِہٖ فَقالُوا يا مُحَمَّدُ، إنّا مُعْطُوكَ بِهٰذا الغُلامِ دِياتٍ، فَسَمِّ ما شِئْتَ فَإنّا حامِلُوهُ إلَيْكَ، فَقالَ أسْألُكُمْ أنْ تَشْهَدُوا أنْ لا إلٰهَ إلّا اللهُ، وأنِّي خاتَمُ أنْبِيائِهِ ورُسُلِهِ وأُرْسِلُهُ مَعَكُمْ فَتابُوا وتَلَكَّئُوا وتَلَجْلَجُوا، فَقالُوا تَقْبَلُ مِنّا ما عَرَضْنا عَلَيْكَ مِنَ الدَّنانِيرِ، فَقالَ لَهُمْ ها هُنا خَصْلَةٌ غَيْرُ هٰذِهِ قَدْ جَعَلْتُ الأمْرَ إلَيْهِ، فَإنْ شاءَ فَلْيَقُمْ، وإنْ شاءَ فَلْيَدْخُلْ قالُوا ما بَقِيَ شَيْءٌ قالُوا يا زَيْدُ، قَدْ أذِنَ لَكَ الآنَ مُحَمَّدٌ فانْطَلِقْ مَعَنا، قالَ هَيْهاتَ هَيْهاتَ ما أُرِيدُ بِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَدَلًا ولا أُوْثِرُ عَلَيْهِ والِدًا ولا ولَدًا، فَأدارُوهُ وألاصُوهُ واسْتَعْطَفُوهُ وأخْبَرُوهُ مِن ورائِهِ مِن وُجْدِهِمْ، فَأبِي وحَلَفَ أنْ لا يَلْحَقَهُمْ، قالَ حارِثَةُ أمّا أنا فَأُواسِيكَ بِنَفْسِي أنا أشْهَدُ أن لا إلٰهَ إلّا اللهُ، وأنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ ورَسُولُهُ، وَأبِي الْباقُونَ[1]

ترجمہ: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں: ان کے باپ اور چچا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی سے آزاد کرانے کے لئے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو چاہیں اس کی قیمت لے لیں اور اسکو ہمارے ساتھ بھیج دیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم لا الہ الا اللہ کی شہادت اور اِس کی شہادت دو کہ میں خاتم الانبیاء والرسل ہوں، میں اس کو تمہارے ساتھ بھیج

---

[1] المستدرك، ج۳، ص۲۱۴، طبع قدیم، المستدرک رقم الحدیث:۴۹۴۶، طبع جدید

دوں گا، انہوں نے اس پر عذر پیش کیا اور دیناروں کی پیشکش کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھا زید سے پوچھو! اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے میں اس کو تمہارے ساتھ بلامعاوضہ بھیج دیتا ہوں، حضرت زید نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترجیح دیتا ہوں اپنے باپ پر اور اپنی اولاد پر، یہ سن کر حضرت زید کے والد حارثہ مسلمان ہو گئے اور کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ** اور انکے باقی رشتہ داروں نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔

تشریح: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاتم النبیین ماننا بھی لازم ہے۔ مومن وہی ہے جو آخری نبی مانے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلحاظ زمانہ تمام انبیاء ومرسلین سے آخری ہیں۔ یہ مسئلہ ضروریات دین سے ہے۔

کسی بدمذہب کا یہ کہنا کہ ختم نبوت کا جو مفہوم مسلمان لیے پھرتے ہیں یہ تو جاہلوں اور بے وقوف لوگوں کا خیال ہے جبکہ اہل فہم کے نزدیک بلحاظ زمانہ آخری نبی ہونے میں فضیلت ہی کوئی نہیں۔ یہ قول سراسر غیر اسلامی ہے۔ ان بدمذہب لوگوں کے نزدیک صورتحال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالذات نبی ہیں اور دیگر انبیاء کرام بالعرض نبی ہیں، ان سب کی نبوت آپ کا فیض ہے جیسے سورج سے چاند تاروں میں روشنی پہنچتی ہے۔ لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور انبیاء کا ہونا بھی ختم نبوت کے منافی نہیں اور آپ کے بعد بھی خواہ ہزاروں نبی پیدا ہو جائیں ان سے ختم نبوت کے عقیدہ کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔ ایسا عقیدہ سراسر غیر اسلامی ہے۔ اصل میں ایسا لکھنے والے اس انتظار میں تھے

کہ موافقین کی کچھ تعداد ہو جائے تو نبوت کا دعویٰ کر دیں جس کے لیے یہ چور دروازہ بنایا تھا لیکن حمایت کا انتظار کرتے ہوئے ملک عدم کی طرف سدھار گئے۔ اسی لیے کسی نے کہا تھا کہ عقیدہ ختم نبوت پر حملہ کر کے نئی نبوت کا اعلان کرنے کے لیے زمین پر ہل چلانے اور بیج بونے کا کام کسی نے کیا اور جب وہ تناور درخت ہو گیا تو اس کا پھل مرزا غلام احمد قادیانی نے کھایا۔ ایسی تحریر لکھنے والے اور ان کی تائید و تاویل کرنے والے اور قادیانی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔

قرآن وسنت، معتبر و مستند خلف وسلف کی تفاسیر و تشریحات پر گہری نظر ڈالنے سے درج ذیل امور سامنے آتے ہیں:

۱۔ رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی کہ آپ ﷺ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ ﷺ سب میں آخری نبی ہیں۔ یہ عوام کا خیال نہیں بلکہ یہی رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے اور اسی پر صحابہ و تابعین اور تمام علماء دین کا اجماع ہے۔

۲۔ تاخر زمانی میں کسی کے لیے کوئی فضیلت ہو یا نہ ہو۔ مگر ایک نبی کے لیے اس میں اتنی بڑی فضیلت ہے جس کا کما حقہ ادراک ایک غیر نبی سے ناممکن ہے۔ اس لیے کہ جو آخری نبی ہوگا لازمی طور پر اس کی شریعت آخری شریعت ہوگی اور اس قدر کامل و مکمل ہوگی کہ مزید اس کی تکمیل کا سوال نہ ہوگا۔ اس کی نبوت کا دائرہ کار ساری کائنات کو محیط ہوگا، وہ کسی ایک قوم یا محدود زمانہ کا نبی نہ ہوگا بلکہ قیامت تک اس کی عظمت وشوکت کا پرچم لہراتا رہے گا اور وہ صرف نبی نہ ہوگا بلکہ رسول بھی ہوگا جس کی رسالت رسالت عامہ ہوگی، وہ

سارے عالم کے لیے نذیر و بشیر، ہادی کامل اور رحمت مجسم ہوگا۔

۳۔ جب ایک نبی کے لیے تاخر زمانی میں اس قدر فضیلتیں ہیں تو پھر ''خاتم النبیین'' کو اوصاف مدح میں رکھتے ہوئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار دیتے ہوئے بھی ''خاتم النبیین'' کا معنی آخری نبی ہی ہے۔ اس کا معنی آخری نبی لینے سے نہ یہ کلمات اوصاف مدح سے نکلتے ہیں اور نہ ہی مقامِ مقامِ مدح سے نکلتا ہے۔

۴۔ ''خاتم النبیین'' کا معنی آخر الانبیاء لینے سے نہ تو خدائے تعالیٰ پر یاوہ گوئی کا وہم ہوتا ہے، نہ رسول کریم کی قدر و منزلت میں کمی کا احتمال اور نہ ہی کلام الٰہی پر بے ارتباطی کا الزام آتا ہے۔ کیونکہ اگر العیاذ باللہ ''خاتم النبیین'' کا معنی آخر الانبیاء لینے سے یہ خرابیاں لازم آتیں تو علماء دین متقدمین و متاخرین کا بیک زبان اور بیک قلم اس بات پر اتفاق کر لینا ناممکن تھا کہ ''خاتم النبیین'' کا معنی آخر الانبیاء ہے اور یہاں تو خود حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''خاتم النبیین'' کا معنی لانبی بعدی فرما دیا ہے۔

۵۔ خاتم النبین کا ایسا معنی بتانا کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہوا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ یہ قرآن کریم کے ثابت شدہ اجماعی مفہوم کو بدلنے کی شرمناک کوشش ہے جس کا کفر ہونا اظہر من الشّمس ہے۔

(32) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا أَبُو الْمُثَنّٰى الْعَنْبَرِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی الله عنه، قَالَ قَالَ

النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنِّی خاتَمُ أَلْفِ نَبِیٍّ أَوْ أَكْثَرَ[1]

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ایک ہزار یا اس سے زائد انبیاء کا خاتم ہوں۔

تشریح: یہ عدد حصر کے لیے نہیں ہے اس لیے خود فرمادیا کہ ہزار سے زیادہ یعنی کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا خاتم ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کرام کے آخر میں تشریف لائے، آپ خاتم النبیین ہیں۔

(33) حَدَّثَنا مَحْمُودٌ، ثَنا أَبُو يَحْيى، ثَنا عَلِيُّ بْنُ قادِمٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ زِيادٍ الأَحْمَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الحارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قالَ وُجِعْتُ وجَعًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَأَقامَنِي فِي مَكانِهِ، وقامَ يُصَلِّي، وأَلْقى عَلَيَّ طَرَفَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قالَ قَدْ بَرَأْتَ يا ابْنَ أَبِي طالِبٍ، لا بَأْسَ عَلَيْكَ، ما سَأَلْتُ اللهَ شَيْئًا إِلّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ، ولا سَأَلْتُ اللهَ شَيْئًا إِلّا أَعْطانِيهِ غَيْرَ أَنَّهُ قِيلَ لِي إِنَّهُ لا نَبِيَّ بَعْدَكَ[2]

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے درد ہوگیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے لگے اور مجھ پر اپنی چادر کا پلو ڈال دیا' پھر فرمایا: اے ابوطالب کے بیٹے! تم ٹھیک ہوگئے اور اب تم کو کوئی تکلیف نہیں ہے' میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا

---

[1] المستدرك، ج:۲، ص:۵۹۷طبع قديم، المستدرک رقم الحديث:۴۱۶۸طبع جديد

[2] المعجم الاوسط رقم الحديث: ۷۹۱۳، مجمع الزوائد،ج:۹، ص:۱۱۰

سوال کیا ہے تمہارے لیے بھی اس چیز کا سوال کیا ہے، اور میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عطا فرمادی سوا اس کے کہ مجھ سے کہا گیا: آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

تشریح: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بہت شان ہے جس کا اظہار متعدد مقامات پر ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے بہت فضائل بیان فرمائے، اس روایت میں ان کے لیے خصوصی دعاؤں کا ذکر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دعا اور اپنے مطلوب ومقصود میں ان کو شامل فرمایا اور ساتھ ہی اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان بھی فرمادیا کہ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(34) حَدَّثَنا عِيسى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحّاسِ الرَّمْلِيُّ، وأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ، قالا حَدَّثَنا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قالَ قالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم نُكْمِلُ يَوْمَ القِيامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً، نَحْنُ آخِرُها وخَيْرُها[1]

ترجمہ: بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کو مکمل کریں گے ہم ان میں سب سے آخری اور سب سے بہتر امت ہیں۔

تشریح: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت آخری شریعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت آخری امت ہے۔ اس لیے فرمایا ہم تمام امتوں سے آخر میں آنے والے اور سب سے بہتر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلحاظ

---

[1] سنن ابن ماجه، رقم الحديث: ۴۲۸۷، مسند احمد، ج:۴، ص:۴۴۷، سنن دارمی، رقم الحديث: ۲۷۶۲

زمانہ تمام انبیاء ومرسلین سے آخری ہیں نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کوئی دوسرا نبی تھا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا ہوگا۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے سردار ہیں ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت تمام امتوں کی سردار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ تمام انبیاء کے صحابہ سے افضل، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت تمام انبیاء کے اہلبیت سے افضل، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہر مدینہ ومکہ دوسرے تمام انبیاء کی بستیوں سے افضل اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج تمام انبیاء کی ازواج سے افضل۔ غرض یہ کہ افضلیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دم قدم سے وابستہ ہے۔ روایت میں ستر سے مراد یا تو بیان زیادتی ہے جیسے اردو میں بیسیوں کا لفظ بولا جاتا ہے، یا بعینہ ستر کا عدد مراد ہے کیونکہ دنیا میں بڑی بڑی امتیں ستر گزریں، بعض انبیاء ایسے گزرے ہیں جن کا کوئی امتی نہ بنا نہ کوئی ان پر ایمان لایا۔ بعض پر صرف ایک آدمی ایمان لایا، بعض پر دو چار، بعض پر کچھ اور زیادہ مگر جن انبیاء پر بڑی جماعتیں ایمان لائیں جنہیں امت کثیر کہا جاتا ہے وہ کل ستر ہیں انہتر ہم سے پہلے، ستر کا عدد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت نے پورا کیا۔

(35) حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الأَزْدِيُّ، حَدَّثَنا شُعَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ الأَنْصارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ إِسْماعِيلُ بْنُ قَيْسٍ، ثنا أَبُوحازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قالَ اسْتَأْذَنَ العَبّاسُ بْنُ عَبْدِ المُطَّلِبِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الهِجْرَةِ، فَقالَ لَهُ يا عَمِّ، أَقِمْ مَكانَكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ، فَإِنَّ اللهَ يَخْتِمُ بِكَ الهِجْرَةَ، كَما خَتَمَ بِي النُّبُوَّةَ[1]

---

[1] المعجم الكبير، رقم الحديث: ۵۸۲۸، مجمع الزوائد، ج:، ص:۲۶۹

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: آپ اسی جگہ ٹھہریں جہاں آپ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس طرح ہجرت کو ختم کرے گا جس طرح مجھ پر نبوت کو ختم کیا ہے۔

تشریح: حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے آخری صحابی تھے اس کے بعد مکہ دارالاسلام بن گیا اور اب مکہ سے مدینہ آنا ہجرت نہیں ہے۔ یہ خاص ہجرت حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر ختم ہوگئی اگرچہ مطلقا ہجرت اب تک مشروع ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں: مرزائی کہتے ہیں ''خاتم النبیین'' کے معنی ہیں نبیوں سے افضل جیسے کہا کرتے ہیں فلاں شخص خاتم الشعراء ہے یا خاتم المحدثین ہے اس کا معنی یہ نہیں کہ شاعروں یا محدثوں میں آخری شاعر یا آخری محدث بلکہ محدثوں میں افضل ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس کو فرمایا ''انت خاتم المهاجرين'' تم مہاجرین میں خاتم یعنی افضل ہو نہ یہ معنی کہ آخری مہاجر ہو کیونکہ ہجرت تو تا قیامت جاری رہے گی لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی آسکتے ہیں ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل ہیں اور خاتم النبیین کے معنی یہی ہیں۔

جواب: ''خاتم'' ''ختم'' سے بنا ہے جس کے معنی افضل نہیں ورنہ ختم الله على قلوبهم کے معنی یہ ہوتے کہ اللہ نے کافروں کے دل افضل کر دیئے۔ جب خَتَمَ میں افضلیت کے معنی نہیں تو خاتم میں جو اس سے مشتق ہے اس کے یہ معنی کہاں سے آگئے۔ لوگوں کا کسی کو خاتم الشعراء کہنا مبالغہ ہوتا ہے۔ گویا اب اس شان کا شاعر نہ آئے گا، کہا کرتے ہیں فلاں پر شعر گوئی ختم ہوگئی۔ رب تعالیٰ کا

کلام مبالغہ اور جھوٹ سے پاک ہے۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان مہاجرین میں سے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، آخری مہاجر ہیں کیونکہ ان کی ہجرت فتح مکہ کے دن ہوئی جس کے بعد یہ ہجرت بند ہوگئی۔لہذا یہاں بھی ''خاتم'' آخر کے معنی میں ہے۔سرکار دو عالم نے فرمایا **لا هجرة بعد الفتح** فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہ ہوگی۔اگر یہاں خاتم کے معنی افضل ہوں تو لازم آئے گا۔حضرت عباس نبی کریم سے بھی افضل ہو جائیں کیونکہ حضور بھی مہاجر ہیں۔(تو ماننا پڑے گا خاتم کا معنی افضل نہیں بلکہ آخر ہے)۔

(36) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قالَ كانَ النَّبِيُّ ﷺ إذا قَرَأَ ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ (الأحزاب ٧) يَقُولُ بُدِئَ بِي فِي الخَيْرِ، وكُنْتُ آخِرَهُمْ فِي البَعْثِ[1]

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ یہ آیت پڑھتے: **واذ اخذنا من النبيين ميثا قهم ومنك ومن نوح** (الاحزاب:۷) تو آپ ﷺ فرماتے: مجھ سے خیر کی ابتداء کی گئی ہے اور میں بعثت میں سب نبیوں میں آخر ہوں۔

تشریح: حضور نبی کریم ﷺ اول بھی ہیں اور آخر بھی ہیں، حضور ﷺ آفرینش وتخلیق میں سب انبیاء سے مقدم ہیں اور زمانہ میں خاتم الانبیاء ہیں۔عالم وجود میں سب سے پہلی تخلیق حضور ﷺ ہیں **''اول ما خلق الله نوری''** نبوت میں بھی سب سے اول ہیں **''كنت نبيا و ان آدم لمنجدل**

---

[1] مصنف ابن ابی شیبه، رقم الحدیث: ۳۱۷۵۳، دار الکتب العلمیه، بیروت، ۱۴۱۶

فی طینۃ" روز میثاق اللہ تعالیٰ کے سوال "الست بربکم" کا جواب سب سے پہلے آپ نے "بلیٰ" کہہ کردیا تھا، سب سے پہلے ایمان لانے والے آپ ﷺ ہیں۔ فرمایا "وانا اول المسلمین" جب زمین شق ہوگی تو سب سے پہلے آپ ﷺ باہر تشریف لائیں گے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے آپ ﷺ سجدہ ریز ہوں گے، شفاعت کا دروازہ سب سے پہلے آپ ﷺ پر کھلے گا اور سب سے پہلے آپ ﷺ جنت میں داخل ہوں گے۔

شان آخر کے مالک بھی آپ ہیں اللہ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں، آپ کی کتاب آخری کتاب اور آپ کا دین تمام ادیان میں آخری ہے۔ درحقیقت بعثت کے لحاظ سے آخریت وخاتمیت فضیلت میں اولیت وسابقیت ہے کیونکہ آپ ﷺ تمام کتب اور ادیان کے ناسخ و ماحی ہیں اور سب پر غالب وقوی ہیں۔ آپ ﷺ کے انوار نے تمام عالم کو گھیرا ہوا ہے اور تمام عالم کو روشن کیا ہے۔ آپ ﷺ کے ظہور کی مثل کسی کا ظہور نہیں اور آپ ﷺ کے نور کی مثل کوئی نور نہیں۔ آپ ﷺ کے اسرار باطن ہیں کسی شخص کو آپ ﷺ کے حال کی حقیقت کا ادراک نہیں ہے۔ دور ونزدیک کی ہر شے حضور ﷺ کے کمال اور جمال کے نظارہ میں حیران ومتحیر ہے۔

بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا　　نور اول کا جلوہ ہمارا نبی
فتح باب نبوت پہ بے حد درود　　ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

(37) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ لَمَّا أُسْرِيَ بِي السَّمَاء قَرَّبَنِيْ رَبِّي حَتّٰى كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ كَقَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى لَا بَلْ أَدْنٰى وَعَلَّمَنِيْ بِالسَّمَاتِ قَالَ يَا حَبِيْبِيْ يَا مُحَمَّدُ هَلْ غَمَّكَ أَنْ تَجْعَلَ آخِرَ النَّبِيِّيْنَ قُلْتُ يَا رَبِّ لَا قَالَ بَلِّغْ أُمَّتَكَ عَنِّيْ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ

جَعَلْتُهُمْ آخِرَ الْأُمَمِ لَأُفْضِحَ الْأُمَمَ عِنْدَهُمْ وَلَا أُفْضِحَهُمْ عِنْدَ الْأُمَمِ[1]

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میرے رب عزوجل نے مجھے اپنے قریب کیا حتی کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں کے سروں کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی زیادہ نزدیک' بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک' اللہ عزوجل نے فرمایا: اے میرے حبیب! اے محمد! کیا آپ کو اس کا غم ہے کہ آپ کو سب نبیوں کا آخر بنایا ہے' میں نے کہا: اے میرے رب! نہیں! فرمایا: آپ اپنی امت کو میرا اسلام پہنچادیں اور ان کو خبر دیں کہ میں نے ان کو آخری بنایا ہے تا کہ میں دوسری امتوں کو ان کے سامنے شرمندہ کروں اور ان کو کسی امت کے سامنے شرمندہ نہ کروں۔

تشریح: پہلی امتوں کے احوال، ان کے گناہ اور نافرمانیاں، اپنے انبیاء کی شان میں گستاخیاں اور ان پر انہیں پہنچنے والے عذاب ہمارے سامنے ہیں اور ہم ان پر گواہ ہیں۔ امت محمدیہ قیامت کے دن ان پر گواہی دے گی جس پر انہیں شرمندگی کا سامنا ہوگا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرم نوازیوں اور احسانات میں سے ایک احسان ہے کہ ہمارے بعد کوئی امت نہیں جس کے سامنے ہمیں شرمندہ ہونا پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخری نبی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت آخری امت، نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کسی نئے نبی نے آنا ہے

---

[1] الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث: ۵۳۲۱، کنز العمال، رقم الحدیث: ۳۲۱۱۱، تاریخ بغداد، ج:۵، ص:۱۳۰، تاریخ دمشق الکبیر، ج:۳، ص:۲۹۶، ۲۹۵، رقم الحدیث: ۸۱۱، دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ

اور نہ ہی کسی اور امت نے آنا ہے۔

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد — بر رسول ما رسالت ختم کرد

لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ز احسان خدا است — پردہ ناموس دین مصطفی است

(علامہ اقبال)

ترجمہ: خدا نے ہم پر شریعت کی اور ہمارے رسول پر رسالت ختم کی، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا (حدیث) خدا کے احسانوں میں سے ایک احسان ہے اور اس سے دین مصطفی کی عزت کا بھرم قائم ہے۔

(38) أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ الْفَقِيْه نَا عَبْدَ الْعَزِيْزِ الْكَتَانِي أَنَا أَبُوْ بَكْرِ أَحْمَدَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ هَارُوْنَ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ الْمُنَقى (٣) الْوَاعِظُ نَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانِ النَّجَادِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ نَا عَلِيُّ بْنُ بَهْرَام الْكُوْفِي نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي كَرِيْمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الله ﷺ نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادٰى بِالْأَذَانِ اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ آدَمُ مَنْ مُحَمَّدٌ قَالَ آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ [1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام کو ہند میں اتارا گیا تو وہ گھبرائے پس جبریل نے نازل ہو کر اذان دی، اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا

[1] تاريخ دمشق لابن عساكر ٤٣٧/٧ — أبو القاسم ابن عساكر (ت ٥٧١)

الہ الا اللہ دو مرتبہ، اشھد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ، حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا محمد کون ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ آپ کی اولاد میں سب سے آخری نبی ہیں۔

تشریح: اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان، سکون اور قرار نصیب ہوتا ہے حضور کا ذکر بھی اللہ کا ذکر ہے۔ اس لیے حضرت جبرئیل نے حضرت آدم کے پاس نازل ہوکر اذان دی جس میں ذکر خدا بھی ہے اور ذکر مصطفی بھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے پوچھنے پر بتایا کہ یہ آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ہیں۔ حضرت عیسیٰ کا تشریف لانا اب نبوت کی حقیقت سے نہ ہوگا بلکہ حضور کے امتی کی حیثیت سے ہوگا، وہ اپنے وقت کے نبی ہیں اور اس وقت کے امتی ہوں گے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں ایک جج دوسرے جج کی کچہری میں گواہی دینے کے لیے جائے تو وہ اگرچہ اپنے علاقہ میں جج ہے مگر اس علاقہ میں گواہ ہے۔ حضرت عیسیٰ حضور کے زمانہ نبوت میں آپ کے دین کی نصرت اور مدد کرنے کے لیے تشریف لائیں گے۔

(39) وَأخرج ابْن أَبِي الدُّنْيَا فِي ذكر الْمَوْت وَأَبُو يعلى من طَرِيق أَبِي يزِيد الرقاشِي عَن تَمِيم الدَّارِيّ رضی اللہ عنہ عَن النَّبِي ﷺ قَالَ إِلى قوله فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ فَيَقُول رَبِّي الله وَحده لَا شريك لَهُ وَالإِسلام ديني وَمُحَمّد نَبِيي وَهُوَ خَاتم النَّبِيين فَيَقُولَانِ لَهُ صَدَقْتَ۔[1]

ترجمہ: حضرت تمیم دارمی رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث کے آخر

---

[1] الدر المنثور، جلد 8، ص 33، دار احیاء التراث العربی بیروت، 1421ھ

میں ہے: فرشتے قبر میں مردہ سے سوال کریں گے تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب وحدہ لاشریک ہے اور اسلام میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں، فرشتے کہیں گے: تم نے سچ کہا۔

تشریح: ہر عالم میں اور ہر مقام پر ختم نبوت کی بہاریں نظر آتی ہیں۔ اہل ایمان دنیا کی طرح عالم برزخ میں قبر میں بھی حضور کے خاتم النبیین ہونے کا قرار واظہار کرے گا اور نجات پائے گا۔

(40) حَدَّثَنا الحُسَيْنُ بْنُ بَيانٍ قالَ حَدَّثَنا زِيادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قالَ حَدَّثَنا المَسْعُودِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي فاخِتَةَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قالَ إِذا صَلَّيْتُمْ عَلى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَأَحْسِنُوا الصَّلاةَ عَلَيْهِ، فَإِنَّكُمْ لا تَدْرُونَ، لَعَلَّ ذلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ، قالَ فَقالُوا لَهُ فَعَلِّمْنا، قالَ، قُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلاتَكَ، ورَحْمَتَكَ، وبَرَكاتِكَ عَلى سَيِّدِ المُرْسَلِينَ، وإِمامِ المُتَّقِينَ، وخاتَمِ النَّبِيِّينَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ ورَسُولِكَ، إِمامِ الخَيْرِ، وقائِدِ الخَيْرِ، ورَسُولِ الرَّحْمَةِ، اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقامًا مَحْمُودًا، يَغْبِطُهُ بِهِ الأَوَّلُونَ والآخِرُونَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ، وعَلى آلِ مُحَمَّدٍ، كَما صَلَّيْتَ عَلى إِبْراهِيمَ، وعَلى آلِ إِبْراهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بارِكْ عَلى مُحَمَّدٍ، وعَلى آلِ مُحَمَّدٍ، كَما بارَكْتَ عَلى إِبْراهِيمَ، وعَلى آلِ إِبْراهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ[1]

---

[1] سنن ابن ماجه رقم الحديث:٩٠٦، مسند ابو يعلى، رقم الحديث:٥٢٦٧، المستدرک، ج:٢، ص:٢٦٩

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھو تو اچھی طرح پڑھو، تم کو علم نہیں ہے شاید یہ درود آپ پر پیش کیا جائے گا، لوگوں نے کہا اے ابوعبدالرحمن آپ ہمیں تعلیم دیجئے انھوں نے کہا تم اس طرح درود پڑھو:

اے اللہ! تو اپنا درود، اپنی رحمت اور اپنی برکات نازل فرما تمام رسولوں کے سردار، متقین کے امام، تمام انبیاء سے آخر میں تشریف لانے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ خیر کے امام اور قائد ہیں اور رسول رحمت ہیں۔ اے اللہ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود عطا فرما جس پر اولین وآخریں رشک کریں گے۔ اے اللہ! تو درود بھیج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا۔ حضرت ابراہیم اور ان کی آل پر۔ بے شک تیری ذات لائق حمد اور پاک ہے۔ اے اللہ تو برکت نازل فرما۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر۔ بے شک تو لائق حمد اور پاک ہے۔

تشریح: اس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خاتم النبیین ہونے کی وضاحت فرمائی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر واضح دلیل ہے۔

(41) أخبرنا أبو يعلى أحمد بن عليّ بن المثنى الموصلي، حَدَّثَنَا هدبة، حَدَّثَنَا حماد بن سلمة، عن علي بن زيد، عن أبي نضرة، قال سَمِعْتُ اِبْنَ عَبَاسٍ رضي الله عنه، يُخْطَبُ عَلىٰ مِنْبِرِ الْبَصَرَةً، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وآله وسلم، فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، إِنِّي اتُّخِذْتُ إِلَهًا مِنْ دُونِ اللهِ، وَإِنَّهُ لا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلا نَفْسِي، أَرَأَيْتُمْ لَوْ كَانَ مَتَاعٌ فِي وِعَاءٍ مَخْتُومٍ، أَكَانَ يُقْدَرُ عَلَى مَا فِيهِ حَتَّى يُفَضَّ الخاتَمُ؛ فَيَقُولُونَ لا، فَيَقُولُ فَإِنَّ

مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَقَدْ حَضَرَ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، الخ[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے شفاعت کبریٰ کے متعلق ایک طویل حدیث روایت کی ہے۔ اس کے آخر میں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں، میری اللہ کے سوا پرستش کی گئی ہے۔ آج مجھے صرف اپنی فکر ہے، یہ بتاؤ کہ اگر کسی سیل بند برتن میں کوئی چیز ہو تو کیا کوئی شخص سیل توڑے بغیر اس کو کھول سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں، حضرت عیسیٰ نے فرمایا پس (سیدنا) محمد خاتم النبیین ہیں اور وہ یہاں موجود ہیں اللہ نے ان کے اگلے اور پچھلے بظاہر خلاف اولیٰ کام معاف فرما دیئے ہیں۔

تشریح: اہل ایمان صرف دنیا میں نہیں بلکہ برزخ اور حشر میں بھی حضور کو خاتم الانبیاء کہہ کر ندا دیں گے اور پکاریں گے جس دن تمام انبیاء "اذھبوا الی غیری" کسی اور کے پاس جاؤ کہہ رہے ہوں گے تو سرکار فرمائیں گے "اَنَا لَهَا" شفاعت کے لیے میں ہوں، شفاعت کا پہلا دروازہ کھلوانا سب سے مشکل ہوگا یہی پہلی شفاعت شفاعت کبریٰ ہے جب حضور پہلے شفیع ہوں گے اور آپ کی شفاعت قبول کر لی جائے گی تو اس کے بعد دیگر بہت شفیع ہوں گے یہاں تک کہ ناتمام بچہ بھی شفاعت کرے گا۔ یوں عالم آخرت میں بھی حضور کی عظمت و رفعت اور آپ کی شان ختم نبوت کا اعلان و

---

[1] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ۳۷۲/۱۰ —— نور الدين الهيثمي (ت ۸۰۷)

اظہار ہوگا اور اولین و آخرین سب خاتم الانبیاء کہہ کر آپ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوں گے، یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر واضح دلیل ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، نیز نعرہ رسالت کا جواز بھی ثابت ہوگیا۔

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

(42) حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ الوَلِيدِ البَصْرِيُّ، حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأعْلى الصَّنْعانِيُّ، حَدَّثَنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمانَ، حَدَّثَنا كَهْمَسُ بْنُ الحَسَنِ، حَدَّثَنا داوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ بْنِ الخَطّابِ بِحَدِيثِ الضَّبِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم كانَ فِي مَحْفَلٍ مِن أَصْحابِهِ إِذْ جاءَ أَعْرابِيٌّ مِن بَنِي سُلَيْمٍ قَدْ صادَ ضَبًّا، الى قوله قالَ فَمَن أنا يا ضَبُّ قالَ أَنْتَ رَسُولُ رَبِّ العالَمِينَ، وخاتَمُ النَّبِيِّينَ، [1]

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوہ سے پوچھا: میں کون ہوں؟ تو اس نے کہا آپ رسول رب العلمین اور خاتم النبیین ہیں۔

تشریح: جانور بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی جانتے اور مانتے ہیں اور حضور کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ درج بالا روایت میں گوہ کا اعلان ہو یا وہ خوش قسمت جانور اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری ہو جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۹۴۸، مجمع الزوائد رقم الحدیث:۱۴۰۸۶

نے یعفور کا نام دیا تھا۔حضور کو آخری نبی نہ ماننے والے ان جانوروں سے بھی گئے گزرے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سرکش جن اور انسان کے سوا ہر شے جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔"اولئک کالانعام بل هم اضل"۔

(43) حَدَّثَنا مُحمد بْنُ أَحْمَدَ بْنِ هارُونَ، قال حَدَّثَنا أَحْمَدُ بْنُ الهيثم، قال حَدَّثَنا إِسْماعِيلُ بْنُ زِيادٍ الأَيْلِيُّ، قال حَدَّثَنا عُمَرُ بْنُ يُونُس، عَنْ عِكْرِمَة بْنِ عَمّارٍ عَنْ إِياسِ بْنِ سَلَمَةَ، قال حَدَّثنى أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قال أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النّاسِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ نَبِيٌّ[1]

ترجمہ: ایاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر تمام لوگوں سے افضل ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں۔

تشریح: دین اسلام میں جس طرح توحید باری تعالیٰ، رسالت اور قیامت کے بنیادی، قطعی اور اصولی عقائد پر ایمان لانا لازمی ہے۔بالکل اسی طرح اس بات پر ایمان لانا بھی لازمی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد قیامت تک کوئی دوسرا نبی پیدا نہیں ہوگا نہ ہی کسی دوسرے شخص کے لیے باب نبوت کھولا جائے گا، اس لیے اب جو شخص بھی ختم نبوت کے اس معنی کا انکار کرے یا تاویل وتحریف کرے وہ بالاتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سلسلہ اجراء نبوت منقطع ہو چکا ہے۔جب افضل الخلق بعد الانبیاء حضرت صدیق اکبر

---

[1] الکامل لابن عدی، ج:۲، ص: ۴۸۴، دار الکتب العلمیه، بیروت،۱۴۱۸ھ

رضی اللہ عنہ جیسی فضائل وکمالات کی حامل شخصیت تک کے لیے یہ منصب بند ہے تو کسی بدطینت، دغاباز، مکاروکذاب شخص کا ادعائے نبوت کرنا کس قدر مضحکہ خیز و باطل محض ہے۔ وہ کذاب جس نے جہاد کو حرام اور برطانیہ کی اطاعت کو لازمی قرار دیا، کبھی عیسیٰ وموسیٰ، کبھی محمد واحمد کا دعویٰ کیا، کبھی خود کو مہدی کبھی بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار اور جانور ہونے کا اقرار کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ برصغیر کا یہ دجال مخبوط الحواس تھا اس لیے کبھی مہدی ہونے کا، کبھی نبوت کا، کبھی خدائی کا، کبھی خدا کی بیگم ہونے کا اور کبھی خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، کبھی انسان کی جائے نفرت بنتا ہے اور کبھی عورت بنتا ہے (العیاذ باللہ)۔ یہ خود اور اس کے ماننے والے جھوٹے اور ملعون ہیں، مسلمانوں پر فرض قطعی ہے کہ ان سے موت وحیات، خوشی وغمی کے تمام تعلقات ختم کردیں۔ یہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت اور پوچھنے کے لیے جانا حرام، مرجائیں تو جنازہ میں شرکت حرام، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام اور قبر پر جانا بھی حرام ہے۔

(44) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَبْنِ أَبَانَ، قَالَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، ثنا سَيْفُ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَشَرَةَ أَسْمَاءٍ قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ حَفِظْتُ مِنْهَا ثَمَانِيَةً مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَبُو الْقَاسِمِ، وَالْفَاتِحُ، وَالْخَاتِمُ، وَالْعَاقِبُ، وَالْحَاشِرُ، وَالْمَاحِي[1]

ترجمہ: حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم، ج ۱، ص ۲۱، رقم الحدیث ۲۰

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رب کے پاس میرے دس نام ہیں۔ حضرت ابوالطفیل نے کہا مجھے ان میں سے آٹھ یاد ہیں، محمد، احمد، ابوالقاسم، الفاتح (نبوت کا افتتاح کرنے والا، الخاتم (نبوت کو ختم کرنے والا) العاقب (جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے) الحاشر، الماحی (شرک کو مٹانے والا)۔

تشریح: ناموں کی کثرت مقام و مرتبہ کی کثرت پر دلالت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار نام ہیں اور حضور انور کے ایک ہزار سے زائد نام ہیں۔ صرف اسماء النبی پر کئی کتب ہیں، حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام ذاتی ہیں محمد، احمد۔ باقی نام صفاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور حضور کی صفات بہت ہیں ان کی بارگاہ میں مختلف حاجت منداپنی حاجات لے کر حاضر ہوتے رہیں گے۔ جیسا حاجت مند ہو اسی نام سے پکارے اس لیے ان دونوں ذاتوں کے نام بہت ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں میں کوئی نام جامد نہیں تمام نام شریف مشتقات ہیں۔ اس روایت میں ایک نام فاتح ذکر فرمایا اور دوسرا خاتم۔ فاتح کا معنی کھولنے والا اور خاتم کا معنی بند کرنے والا، بظاہر یہ دو متضاد صفات ہیں۔ مراد ہے میں جنت کا دروازہ کھولنے والا ہوں اور نبوت کا دروازہ بند کرنے والا بھی ہوں۔ ''خاتم'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت ہی عظیم اور خاص وصف، لقب اور منصب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی، کوئی رسول نہ آیا ہے، نہ آسکتا ہے اور نہ آئے گا۔ اسم گرامی ''العاقب'' کے معنی ہیں پیچھے آنے والا۔ اس کا مصدر عقب ہے، مسلم شریف میں ہے ''العاقب الذی لیس بعدہ نبی'' یعنی عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(45) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الحَسَنِ، قالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمانَ

بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قالَ ثنا جُبارَةُ بْنُ المُغَلِّسِ، قالَ ثنا الرَّبِيعُ بْنُ النُّعْمانِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه، قالَ قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ مُوسى لَمّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ التَّوْراةُ، وقَرَأها فَوَجَدَ فِيها ذِكْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ فَقالَ يا رَبِّ، إِنِّي أَجِدُ فِي الأَلْواحِ أُمَّةً هُمُ الآخِرُونَ السّابِقُونَ، فاجْعَلْها أُمَّتِي قالَ تِلْكَ أُمَّةُ أَحْمَدَ [1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر تورات نازل کی تو انہوں نے اس میں اس امت کا ذکر پڑھا پس انہوں نے کہا: اے میرے رب !میں نے تورات کی الواح میں پڑھا ہے کہ ایک اُمت تمام امتوں کے آخر میں ہوگی اور قیامت کے دن سب پر مقدم ہوگی اس کو میری اُمت بنادے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ امت احمد مجتبیٰ ﷺ کی امت ہے۔

تشریح: انبیاء کرام دنیا میں مشیت الٰہیہ کے مطابق تشریف لاتے رہے اور سب کو حضور ﷺ کی شان ختم نبوت سے آگاہ کیا جاتا رہا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو بتایا گیا "ھو آخر ولدک من الانبیاء" (تاریخ دمشق الکبیر) یعنی حضور نبی کریم ﷺ جماعت انبیاء میں آپ کے سب سے آخری صاحبزادے ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر اترنے والے صحیفوں میں ارشاد ہوا "انه کائن من ولدک شعوب وشعوب حتی یاتی النبی الامی الذی یکون خاتم الانبیاء" یعنی بے شک تیری اولاد قبائل در قبائل ہوگی یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیاء ﷺ جلوہ گر ہوں گے، ایسے ہی مذکورہ روایت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتار کر اس میں بھی حضور خاتم

---

[1] دلائل النبوت لابی نعیم، ج ۱، ص ۶۸، رقم الحدیث ۳۱

النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کا ذکر کیا کہ وہ خود اور ان کی امت زمانہ میں سب سے پچھلے ہوں گے لیکن مقام ومرتبہ میں سب پر مقدم ہوں گے۔

(46) حَدَّثَنا سُلَيْمانُ بْنُ أَحْمَدَ، قالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ البَراءِ، قالَ ثنا الفَضْلُ بْنُ غانِمٍ، قالَ ثنا سَلَمَةُ بْنُ الفَضْلِ، قالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إسْحاقَ، وأَحْمَدُ بْنُ صالِحِ بْنِ إبْراهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ يَحْيى بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرارَةَ، قالَ حَدَّثَنِي مَن شِئْتُ مِن رِجالِ قَوْمِي، عَنْ حَسّانَ بْنِ ثابِتٍ رضی الله عنه، أَنَّهُ قالَ الی قوله، فَإذا يَهُودِيٌّ عَلى أُطُمٍ مِن آطامِ المَدِينَةِ، مَعَهُ شُعْلَةٌ مِن نارٍ، فاجْتَمَعَ إلَيْهِ النّاسُ، فَقالُوا ما لَكَ ويْلَكَ قالَ حَسّانُ فَأَسْمَعُهُ يَقُولُ هَذا كَوْكَبُ أَحْمَدَ قَدْ طَلَعَ هَذا كَوْكَبٌ لا يَطْلُعُ إلّا بِالنُّبُوَّةِ، ولَمْ يَبْقَ مِنَ الأَنْبِياءِ إلّا أَحْمَدُ [1]

ترجمہ: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر دیکھا ایک یہودی کے پاس آگ کا شعلہ تھا، لوگ اس کے گرد جمع تھے اور وہ یہ کہہ رہا تھا یہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ستارہ ہے جو طلوع ہو چکا ہے، یہ صرف نبوت کے موقع پر طلوع ہوتا ہے اور انبیاء میں سے اب صرف احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آنا باقی رہ گیا ہے۔

تشریح: دنیا میں تشریف لانے والے تمام انبیاء حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ختم نبوت سے آگاہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتوں کا اعلان کرتے ہوئے دنیا میں مبعوث ہوئے، کتب سابقہ اور آسمانی صحائف ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

---

[1] دلائل النبوت لابی نعیم، ج۱، ص۷۵-۷۶، رقم الحدیث:۳۶

بھرے ہوئے تھے۔ پہلی امتیں بالخصوص یہودی اور عیسائی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اولاد کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اچھی طرح جانتے پہچانتے تھے۔ تورات و انجیل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف، خصائل و خصائص اور اوصاف واصحاب کا ذکر کثرت سے موجود تھا۔ اگلی کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام بھی مذکور تھے جن میں چند ایک یہ ہیں۔

احمد، محمد، ماحی (کفر وشرک مٹانے والے)، مقفی (سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے)، نبی الملاحم (جہاد کرنے والے)، حمطایا (حرم الٰہی کے حمایتی)، فارقلیطا (حق کو باطل سے جدا کرنے والے)، ماذ ماذ (ستھرے اور پاکیزہ)۔

یہ ذکر کی رفعت اور بلندی اس لیے ہے کہ تخلیق کائنات کا سبب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔ اسی لیے یہودی بھی نعرہ بلند کر رہا ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری اور تشریف آوری ہو چکی ہے۔ یہ ایسا ستارہ چمکا ہے جو کبھی غروب نہ ہوگا اور جس پر زوال نہیں ہے۔

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

(47) حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُجَاشِعِيُّ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكَرْمَانِيُّ، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَيْمُونٍ الثَّقَفِيُّ، ثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زَيْدٍ، أَوْ يَزِيدَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ "بَيْنَمَا زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ، يَمْشِي فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ

خَرَّ مَيِّتًا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَنُقِلَ إِلَى أَهْلِهِ وسُجِّيَ بَيْنَ بُرْدَتَيْنِ وَكِسَاءٍ، فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، اجْتَمَعَ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَصْرُخْنَ حَوْلَهُ، إِذْ سَمِعُوا صَوْتًا مِنْ تَحْتِ الْكِسَاءِ يَقُولُ أَنْصِتُوا أَيُّهَا النَّاسُ مَرَّتَيْنِ، فَحَسَرُوا عَنْ وَجْهِهِ وَصَدْرِهِ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، الخ[1]

تشریح: عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ اور تحفظ کے لیے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کی بہت مساعی اور خدمات ہیں، اسود عنسی نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا: اسے نیست و نابود کر دو، صحابی رسول فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس کے محل میں داخل ہو کر اسے قتل کر دیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیبی خبر دیتے ہوئے فرمایا اسود عنسی مارا گیا اور فیروز کامیاب ہو گیا۔ خلیفہ اول، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب سے جنگ کے لیے حضرت خالد بن ولید کی سربراہی میں 24 ہزار کا لشکر بھیجا۔ اسے جنگ یمامہ کہا جاتا ہے اس جنگ میں 1200 مسلمانوں نے جام شہادت نوش فرمایا جن میں 700 حفاظ و قراء صحابہ تھے جبکہ مسیلمہ کذاب سمیت اس کے لشکر کے 20 ہزار لوگ ہلاک ہوئے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ 74 غزوات و سرایا میں 259 صحابہ شہید ہوئے جبکہ جنگ یمامہ میں 1200 صحابہ شہید ہوئے۔ اس ایک جنگ سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور حساسیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں "بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر

---

[1] مسند البزار۔ البحر الزخار 17/7، ابوبکر البزار (ت 292)

نبوت تھی اور آپ آخری نبی ہیں۔ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا: محمد رسول اللہ کے ساتھ نہ تو کوئی اور نبی ہے اور نہ ان کے بعد کوئی نبی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں کوئی شریک نہیں ہے اسی طرح حضور کی نبوت میں کوئی شریک نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اُمّ ایمن رضی اللہ عنھا سے ملنے پہنچے تو وہ رونے لگیں، پوچھا: آپ کیوں روتی ہیں؟ کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے آسمان سے وحی آنے کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے، یہ سن کر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنھما بھی رونے لگے۔ حضرت زید بن خارجہ انصاری بھی انہی نفوس قدسیہ میں سے ہیں جنہوں نے ساری زندگی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ختم نبوت پر پہرہ دیا اور اپنی وفات کے بعد بھی حضور کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(48) حَدَّثَنا مُحَمَّد بن حسان، حَدَّثَنا أبو النضر، عن أبي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أبي العالية أو غيره، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، قَالُوا يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَذَا مَعَكَ (ﷺ) قَالَ هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم خَاتَمُ النَّبِيّينَ۔[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ معراج کی ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں اس میں مذکور ہے کہ مسجد اقصیٰ میں نبیوں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: **هذا محمد رسول الله خاتم النبيين:** یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔

---

[1] المعجم الكبير للطبراني ٥/٢١٨ —— الطبراني (ت ٣٦٠)

تشریح: معراج کی رات حضرت جبرائیل امین کی زبان سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ''خاتم النبیین'' ہونے کی عظمت وشان کو بیان کروایا جارہا ہے۔ حضور کا ''خاتم النبیین'' کی صفت کے ساتھ تعارف کروانا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سنت ہے۔

(49) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ الْعَسْكَرِيُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، قَالَا ثنا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مِسْرَحٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَا الْقُرَشِيُّ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَشْجَعَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْجُهَنِيِّ، عَنِ ابْنِ زِمْلٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ۔۔۔۔۔ وَأَمَّا النَّاقَةُ الَّتِي رَأَيْتَ وَرَأَيْتَنِي أَتَّقِيهَا فَهِيَ السَّاعَةُ عَلَيْنَا تَقُومُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِي [1]

ترجمہ: حضرت ابن زمل رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: رہی وہ اونٹنی جس کو تم نے خواب میں دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس اونٹنی کو چلا رہا ہوں تو اس سے مراد قیامت ہے، نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہوگی۔

تشریح: حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں قیامت ہم پر قائم ہوگی کیونکہ میں آخری نبی ہوں نہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہوگی۔ ختم نبوت کا انکار قرآن کا انکار ہے اجماع صحابہ و اجماع امت کا انکار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک ہر ہر مسلمان کو جھوٹا کہنے کے مترادف ہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں برصغیر کے ایک کذاب نے نبی

---

[1] دلائل النبوۃ لابی نعیم، ج۷، ص ۳۸، المعجم الکبیر، رقم الحدیث ۸۱۴۶

ہونے کا اعلان کیا اور اپنی مرضی کے مطابق ''خاتم النبیین'' کے معنی کی تاویل و تشریح کی، اپنے امتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی، مثیلِ مسیح، مسیح موعود اور رسول ہونے کے دعوے کیے۔ علماء حق نے ہر میدان میں اس کافر و مرتد کا جھوٹا ہونا ثابت کیا۔
عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے علماء کی چند تحریری خدمات یہ ہیں:

ا۔ اولین علماء میں مفتی غلام دستگیر قصوری (متوفی 1897ء) ہیں آپ نے 1883ء میں ''تحقیقات دستگیریه فی رد هفوات براهینية۔ 1886ء میں ''رجم الشیاطین برد اغلوطات البراهین'' اور دیگر کتب و فتاویٰ لکھ کر اس فتنہ کے کفریات عوام و خاص کے سامنے بیان کیے۔

۲۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن (سال وفات 1921ء) نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں ''جزاء الله عدوه باباه ختم النبوة'' دوسری تحریر ''السوء والعقاب علی المسیح الكذاب'' تیسری تحریر ''قهر الدیان علی مرتد بقادیان'' چوتھی تحریر ''المبین ختم النبیین'' اور 1921ء میں اپنی زندگی کی آخری کتاب ''الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی'' تحریر فرما کر اس فتنہ کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیں یہ پانچوں رسائل فتاویٰ رضویہ (رضا فاؤنڈیشن لاہور) جلد 14 اور 15 میں موجود ہیں۔

اسی طرح پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی نے ''هدية الرسول''، ''شمس الهداية'' اور ''سیف چشتیائی'' لکھ کر اس فتنہ کے شیرازے بکھیر کر رکھ دیئے۔
مفتی غلام رسول نقشبندی، مفتی محمد حامد رضا خان، شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی، بابو محمد پیر بخش لاہوری، مولانا محمد کرم الدین بیر، شاہ عبدالعلیم صدیقی، پروفیسر محمد الیاس برنی، ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی اور دیگر علماء نے قادیانیوں کے باطل عقائد و نظریات کا خوب رد بلیغ

فرمایا اور باطل عقائد و نظریات کی بیخ کنی فرمائی۔

(50) وعَنْ علی رضی اللہ عنہ فِی الصَّلاۃِ عَلی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إنَّ اللّٰہَ ومَلائِکَتَہُ یُصَلُّونَ علی النبی الآیۃَ لَبَّیْكَ اللّٰھُمَّ رَبِّی وسَعْدَیْكَ صَلَواتُ اللّٰہِ البَرِّ الرَّحِیمِ، والمَلائِکَۃِ المُقَرَّبِینَ، والنَّبِیِّینَ والصِّدِّیقِینَ، والشُّھَداءِ والصّالِحِینَ، وما سَبَّحَ لَكَ مِن شَیْءٍ یا رَبَّ العالَمِینَ، عَلی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ خاتَمِ النَّبِیِّینَ، وسَیِّدِ المُرْسَلِینَ، وإمامِ المُتَّقِینَ، ورَسُولِ رَبِّ العالَمِینَ، الشّاھِدِ البَشِیرِ، الدّاعِی إلَیْكَ بِإذْنِكَ، السِّراجِ المُنِیرِ، وعَلَیْہِ السَّلامُ۔ [1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آیت مبارکہ ان اللہ وملئکۃ الخ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس طرح درود شریف پڑھو۔

اے اللہ! میرے رب میں حاضر ہوں اور تجھ سے خیر کا طلب گار ہوں۔ اللہ تعالیٰ جو نیکی قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے اور اس کے مقرب فرشتے اور تمام انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور اے رب العالمین جو چیز بھی تیری تسبیح بیان کرتی ہے۔ ان سب کی طرف سے درود اور رحمتیں نازل ہوں، محمد بن عبداللہ پر جو خاتم النبیین، سید المرسلین، امام المتقین، رسول رب العلمین، شاہد اور بشیر ہیں جو تیری طرف تیرے اذن سے بلانے والے ہیں اور چمکنے والے سورج ہیں اور آپ پر سلام ہو۔

تشریح: نبوت کا وہ دروازہ جو صدیوں سے کھلا آرہا تھا حضور خاتم

---

[1] الشفاء جلد 4، ص 60، مطبوعہ دار الفکر بیروت 1415ھ، نسیم الریاض، ج۵، ص۵۳۔ ۵۴، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ

النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے اسے بند کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صفت ختم نبوت سے متصف فرمایا خاتم النبیین بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اسی صفت کے ساتھ ہمیں اپنے اوپر درود پڑھنے کا حکم دیا، اعلان کر دیا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ ہی نبی ہوگا نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہو چکا۔

تعارف وجائزہ کتاب ''نعت ختم نبوت''

غلام دستگیر فاروقی

خوش بخت ہیں وہ تمام اہل قلم جو اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد سے جڑے رہتے ہیں۔ ان کے قلم سے اللہ کی یاد کی صدائیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔ ان کے قلم سے قرآن کی تعلیمات واحکام کی روشنیاں پھوٹتی رہتی ہیں۔ قرآن وحدیث کی نورانی ویزدانی شرح کے نغمے بلند ہوتے رہتے ہیں اور درود وسلام کے زمزمے فضا میں رس گھولتے رہتے ہیں وہ نعت گوئی کے لطف بھی لیتے ہیں اور نعت خوانی کے سرور سے بھی فیض یاب ہوتے رہتے ہیں۔ کہنے کو نظم، غزل، بزل، مزاح بھی شاعری میں اپنا آپ دکھاتے رہتے ہیں مگر نعت گوئی کا اپنا ہی ایک عقیدتانہ انداز ہے شاعر نعت گوئی کرتے وقت اپنے آپ کو جناب دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پاتا ہے صفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنگناتا ہے۔ عاجزی کا پیکر بن جاتا ہے اسے ''آداب نبوی'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سلیقہ آتا ہے پھر وہ اپنے اس روحانی سفر میں بلندیوں کو چھوتا چلا جاتا ہے اور بارگاہ نبوی میں عجز و نیاز کا ایک ذرہ بن جاتا ہے۔ سبحان اللہ اس خوش نصیبی پر۔

خوش بختوں میں شامل ہیں ہمارے آج کے دور کے ایک معروف قلم کار، تحقیق کار، ادب نواز اور دین کے طالب علم جناب پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد صاحب آف ننکانہ صاحب، جن کا قلم چلتا ہے تو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وادیوں میں، جن کی فکر سفر کرتی ہے شرح حدیث کی روحانی دنیاؤں میں، جن کا قلم

تحقیق چلتا ہے ادب وتبصرہ اور جائزہ وتعارف اور بالآخر تنقید واصلاح کے میدانوں میں۔اب اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جناب شاہ صاحب کو ایک اور سعادت سے نوازا گیا ہے اور وہ ہے ''نعت ختم نبوت''۔آپ کی نظمیں، تاثراتی وتائیدی شاعری تو تعارف وتبصرہ کارہائے قلم،متاع سفر میں پہلے بھی نظر آتی تھی مگر اب کی بار ''نعت ختم نبوت''میں تو شاہ صاحب عقیدت کے پیامبر،نعت گوئی کے شناور اور دربار نبویؐ میں حاضری کے عجز اور نیاز مندی کے ساتھ نعت شریف پیش کرتے نظر آتے ہیں۔

یہ نعت کا بیان ہے ذرا احتیاط سے
ایماں کا امتحان ہے ذرا احتیاط سے

سے لے کر

زاہدؔ ہر اک نعت احتیاط سے تو پڑھ
یہ زادِ دو جہاں ہے ذرا احتیاط سے

تک کتاب ''نعت ختم نبوت'' کے 266 صفحات میں روشنی دے رہا ہے توصیف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عظمتِ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، بیان ختم نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، اقرار عقیدہ ختم نبوت اور ردّ عقیدہ ہائے منکرین ختم نبوت۔اس پر مستزاد ہے نعت کی طویل وقصیر بحریں، دل نواز ردیف قافیے اور ختم نبوت سے موید آیات، احادیث اور دیگر رنگارنگ بیانئے۔سچ کہا ہے شاعر نے:

کون ہے جو تیری عظمتوں تک پہنچے
اگرچہ زبان و بیاں کی عظمتوں تک پہنچے

نعتیہ مجموعوں اور دیوانوں کی تاریخ کا یہ پہلا مجموعہ ہے جس کی ہر

نعت ''عقیدہ ختم نبوت'' کی گواہی دے رہی ہے اور منکرین ختم نبوت کے ہفوات کا رَدّ کر رہی ہے ''نعت ختم نبوت'' میں موجود 149 نعتیں سب کی سب از آغاز (مطلع) تا انجام (مقطع) عقیدہ ختم نبوت کے بیانات سے سجی ہوئی ہیں ہر ہر مصرعہ، ہر ہر ردیف قافیہ اور ہر شعر کا پیغام ایک ہی پیغام ہے اور وہ ہے ''عقیدہ ختم نبوت''۔

ہمارے ممدوح پروفیسر سید شبیر حسین شاہ صاحب نے صرف 149 نعوت ختم نبوت ہی نہیں رقم فرمائیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تقریباً 80 صفحات پر پھیلا ہوا ''عقیدہ ختم نبوت'' کے موضوع پر تشریحی، تحقیقی اور وضاحتی، حوالہ جاتی مقالہ بھی شامل کتاب کیا ہے تاکہ ''نعت ختم نبوت'' کے قارئین کو پہلے عقیدہ ختم نبوت کا بھرپور تعارف تو ہو جائے پھر نعتیں پڑھنے کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔

اگر شاہ صاحب محسوس نہ فرمائیں تو کتاب ''نعت ختم نبوت'' کا آئندہ ایڈیشن کتاب کے شایانِ شان شائع کریں اور باذوق حضرات اس سلسلے میں قبلہ شاہ جی کی مالی معاونت کر کے آخرت میں اجر عظیم کے مستحق بنیں۔

کتاب کی نعتوں کا اور مقالہ کا کمپوزنگ فاؤنٹ ایک جیسا کر دیں نعتوں کا فاؤنٹ مناسب ہے مقالہ کا فاؤنٹ بھی نعتوں کے فاؤنٹ کے برابر کر دیں۔

اگر کتاب مذکورہ میں استعمال کی گئی اصطلاحات اور مشکل الفاظ اور اسماء کی تشریحی فرہنگ بھی کتاب کے آخر میں لگا دی جائے تو اس سے کتاب کے مطالعہ کرنے والوں کو آسانی ہوگی اور تفہیم نعت کا مقصد بھی پورا ہو جائے گا۔

"ادارۃ المنتھی پاکستان" کا مقصد بھی ''عقیدہ ختم نبوت'' کا ابلاغ ہے مجلہ "المنتھی" کے 23 شمارے اور دیگر کاوشیں اس پر گواہ ہیں۔

اس روئے زمین پر جتنے لوگ بھی عقیدہ ختم نبوت کی ترویج اور رد منکرین کے حوالے سے کام کر رہے ہیں وہ نثر نگار ہوں یا شاعر باوقار سب ہمارے لیے محترم ومکرم ہیں۔ ہم ان کو دونوں ہاتھوں سے سلیوٹ کرتے ہیں اور ان کے ''کام'' نیک انجام کو سراہتے ہیں۔ انہی معتبر، محتشم، مکرم، معظم حضرات میں ننکانہ صاحب کے پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد اپنی ''نعت ختم نبوت'' کے ساتھ ایک بلند مقام پہ کھڑے نظر آتے ہیں۔ صاحبان ذوق اور قارئین شوق سے گزارش ہے کہ ''نعت ختم نبوت'' کو خرید کر پڑھیں بلکہ اپنے مرحومین کے لیے ایصال ثواب کی نیت سے خرید کر پڑھے لکھے لوگوں میں صدقہ کریں تاکہ فاضل شاعر کتاب کا اگلا ایڈیشن زیادہ صوری ومعنوی خوبیوں کے ساتھ منصۂ شہود پر لا سکیں۔

''ادارۃ المنتھی پاکستان'' شاہ صاحب کو اتنی خوب صورت، روحانی اور ابلاغی کتاب لکھنے پر مبارک باد پیش کرتا ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

تعارف وتبصرہ: کتاب ''اَوّلِیاتِ ختم نبوت''

مولفہ: خواجہ غلام دستگیر فاروقی

نظر ثانی: محمد ثاقب رضا قادری

درج بالا کتاب کا پورا نام ''اَوّلِیات ختم نبوت معروف بہ تحفظ ختم نبوت۔ سب سے پہلے'' یہ بڑے سائز کی کتاب ہے خوب صورت اور اعلیٰ مواد کی حامل۔ ہارڈ بائنڈنگ۔ چار رنگا سرورق۔ فرنٹ ٹائٹل مہر نبوت، گنبدِ خضریٰ اور حدیث فی خط نستعلیق ''اَنَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' سے سجا ہوا۔ بالکل اوپر لکھا ہوا یہ طویل فقرہ کتاب کا مختصر تعارف کروانے کو کافی ہے۔

''تحریک تحفظ ختم نبوت سے متعلقہ اولین حالات و واقعات پر مبنی پہلی معلوماتی دلچسپ اور شاہکار کتاب'' انتساب مخدومہ جہاں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماں حضرت بی بی آمنہ سلام اللہ علیہا کے نام ہے اس نام کی برکت سے فاضل مصنف نے اپنے والد گرامی اور والدہ محترمہ کی سلامتی اور ان کے لیے بے حساب مغفرت مانگی ہے۔ **ربنا تقبل ھذہ الدعا لکل مسلم و مسلمۃ فی الحیات و الممات**۔ کتاب کا قطعہ تاریخ اشاعت دس اشعار پر مشتمل ہے جس کا مطلع اور مقطع برائے لطف ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

(مطلع) عقیدہ ہے ہمارا خاتمیت | کہ ہم ہیں اہل ایماں اہل سنت

(مقطع) اسے ''تحریر بابرکت'' بتاؤ | جسے مطلوب ہے سال اشاعت

یہ قطع اشاعت 1443 ھجری صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی کے موئے قلم کا شاہکار ہے۔ فاضل مصنف نے ''التجا نامہ'' بھی لکھا ہے جو کہ مجدد سلسلہ سہروردیہ حضرت ابوالفیض سید قلندر علی سہروردی کی کتاب مستطاب ''جمال

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا گیا ہے۔

''سرحرف'' اصلاً عرض مصنف ہے جس میں انہوں نے اپنی کتاب ''اولیات ختم نبوت'' کی تحریر کے حالات و واقعات بیان کیے ہیں۔ اس میں اظہار حالات بھی ہیں اور ہدیہ تشکر بھی ہے۔

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری کا تحریر کردہ دیباچہ اور کتاب کا تعارف بڑا معلوماتی ہے ''تقدیم براولیات ختم نبوت'' محمد ثاقب رضا قادری کے قلم کا شاہکار ہے۔ مفتی سید محمود حسین شائق ہاشمی کی تقریظ بھی بڑی برمحل اور معلوماتی ہے۔ علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی کی تحریر ''گزارشات براولیات'' بھی ہر پہلو سے قابل مطالعہ ہے۔ جناب حضرت علامہ پروفیسر عبدالغفور نجم صاحب کی تقریظ محض ایک صفحی تحریر ہے۔

کتاب کے باب اول میں فاضل مصنف نے اولیات واولین کے ضمن میں اکیس تحریریں/عنوانات لکھے ہیں۔ باب دوم میں تیس عنوانات قائم کر کے خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ باب سوم میں دس عنوانات پر گفتگو کی گئی ہے اور مصادر ومراجع کے ذیل میں فاضل اجل علامہ غلام دستگیر فاروقی صاحب نے 92 کتب، رسائل اور قادیانی ماخذ کی فہرست دی ہے۔ مراجع کی کثرت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مصنف مذکور نے کتاب لکھنے سے پہلے خوب ورق گردانی اور شب بیداری کی ہے۔ اللہ ان کے کام کو قبول فرمائے۔ (آمین)

مطالعہ کے تسلسل اور تحقیق مزید کے پر مشقت عمل نے کتاب مذکورہ کو ایک خزینہ علم اور فکر باصواب کا مرقع بنا دیا ہے۔

''اولیات ختم نبوت'' میں فاضل محقق نے کوشش و کاہش کر کے نئے نئے نکاتِ علمیہ ومعلوماتِ سندیہ کو اپنے قارئین کے سامنے پیش کیا ہے ان میں سے چند ایک کا حوالہ یوں ہے:

(الف) تحریک ختم نبوت کے اولین اسیر، شہید، مہاجر، شاعر، غازی، مفتی، مجاہدہ

(ب) رد قادیانیت پر اولین کتاب (اردو)، عربی، فارسی، اولین مترجم کتاب۔ اولین پنجابی کاوش

(ج) فتنہ قادیانیت کے خلاف اولین مناظرہ۔ فیصلہ کن مباہلہ۔ اولین عربی اخبار۔ اولین اردو اخبار، ماہوار رسالہ، اولین کشمیری کاوش، اولین انگریزی کاوش

(د) ردقادیانیت پر اولین عربی اخبار۔ اردو اخبار۔ اولین تحریریں

(ہ) قادیانیوں سے حرمت نکاح پر اولین فتویٰ۔ پہلا فتویٰ تکفیر۔ اولین مقدمہ۔ تنسیخ نکاح کا پہلا مقدمہ

(و) قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کروانے والی اولین شخصیت
عربی نظم ونثر میں مرزا قادیانی کو شکست فاش دینے والی پہلی شخصیت
قادیانیت کو اقلیتی فرقہ قرار دینے کے مطالبہ میں اولیت اقبال

بڑی عجیب اور نادر معلومات بھی فاضل محقق نے اپنی کتاب لاجواب میں فراہم کر کے طالبان ''عقیدہ ختم نبوت'' اور محققین ''ردقادیانیت'' کا خالی دامن علمی موتیوں سے بھر دیا ہے مثلاً

☆ قیام پاکستان کے بعد تحفظ ختم نبوت کی قانونی جنگ کے اولین محافظ

☆ 7 ستمبر 1974ء کے تاریخی فیصلے کے بعد اولین عالمی سفر نامہ

☆ ضخامت و ابواب بندی کے اعتبار سے اولین ''تحفظ ختم نبوت'' نمبر۔ (ماہنامہ ''الحقیقہ'' شکر گڑھ کا ختم نبوت نمبر)

☆ اولین سہ زبانی ''خصوصی نمبر'' قادیانیت پر آخری ضرب نمبر (مطبوعہ: ادارہ المنتہیٰ پاکستان)

☆ آیات واحادیث ختم نبوت سے سجا ایشیا کا سب سے بڑا اور اولین ایوان (پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت)

☆ نکاح فارم میں حلف نامہ ختم نبوت اولین کاوش

☆ اولین ''تفسیر ختم نبوت'' (تفسیر۔۔۔رب العالمین فی معنیٰ خاتم النبیین المعروف تفسیر ختم نبوت)

قلم وقرطاس کے مجاہدین کتابیں لکھتے رہتے ہیں تحقیق کرتے رہتے ہیں۔عقیدہ ختم نبوت اور ردقادیانیت اور تحفظ ناموس رسالت سے متعلق نوع بہ نوع گوشوں پر روشنی ڈالتے رہتے ہیں۔علامہ خواجہ غلام دستگیر فاروقی صاحب نے بھی ایک موضوع منتخب کیا اور اس پر اپنی گراں قدر تحقیق کو''اولیات ختم نبوت'' کے نام سے پیش کر کے یہ ثابت کردیا کہ اس ارض خاکی پر نہ ابھی مجاہدین کی کمی ہے۔نہ محققین کی بس ''ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی'' کا معاملہ ہے۔فقیر کی کتاب ''نعت ختم نبوت'' بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے جس میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر تقریباً ڈیڑھ سو نعتوں کا نذرانہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا گیا ہے۔اب یہاں یہ کہنا زیادتی نہ ہوگی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست | تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

324 صفحات کی کتاب ''اولیات ختم نبوت'' نہ صرف پڑھے جانے کے لائق ہے بلکہ اس لائق بھی ہے کہ اسے اہل قلم اور صاحبان علم اپنے کتب خانوں کی زینت بنائیں۔اسے خرید کر مصنف کے ساتھ صدقہ جاریہ میں معاون بنیں اور اس میں اضافے اور بہتری سے فاضل مصنف کو مطلع فرمائیں کہ ''خوب سے خوب تر'' کا سفر جاری رہے اور ''اولیات ختم نبوت'' مستقلاً ایک حوالہ جاتی کتاب قرار پائے۔

خواجہ غلام دستگیر فاروقی صاحب نے جس محنت اور تفحص سے کتاب ''اولیات ختم نبوت'' تحریر کی ہے اس کا اجر عظیم تو اللہ کی ذات ہی ان کو دے گی اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا و پسندیدگی بھی خواجہ صاحب کی عقیدت و ایمان کا اجر ہے۔ تاہم مختلف جہتوں سے خواجہ صاحب کے اس علمی، قلمی اور تحقیقی کام کو سراہ کران کے ممد ومعاون بن سکتے ہیں۔

بہت کتاب ہے شاناں والی ''اولیات ختم نبوت''
خوب بخوب ہے آناں والی ''اولیات ختم نبوت''
شکل و صورت اور مواد ہے اعلیٰ اعلیٰ یارو!
لکھی گئی ہے ماناں والی ''اولیات ختم نبوت''
اس کتاب کے پڑھنے سے ایمان ہے بڑھتا جائے
آئی بہت ارماناں والی ''اولیات ختم نبوت''
کئی سو کتابیں پڑھ کے یہ کتاب ہے لکھی!
علم کے کئی جہاناں والی ''اولیات ختم نبوت''
خواجہ صاحب کا علم، ایمان ہے اس سے ظاہر باہر
ختم نبوت تاناں والی ''اولیات ختم نبوت''
زاہد پڑھی ہے ایک نشست میں بیٹھ کتاب یہ ساری
دل بولا ایماناں والی ''اولیات ختم نبوت''

اخی المحترم چوہدری محمد متین خالد ننکانوی ثم لاہوری کا بیک فلیپ بھی بڑا خوب صورت ہے۔ صوری اور معنوی خوبیوں سے مالا مال ''اولیات ختم نبوت''

جامعہ رحمت صادق چوک قائداعظم ٹاؤن، ٹاؤن شپ لاہور سے 0302-3911531 پر رابطہ کر کے منگوائی جاسکتی ہے۔

آخر میں اتنی زیادہ علمی، حوالہ جاتی اور تحقیقی کتاب لکھنے اور اس کے شایان شان شائع کرنے پر یہ بندہ حقیر پر تقصیر خواجہ علامہ غلام دستگیر فاروقی صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

محررہ سطور ہذا: پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد

ننکانہ صاحب (0301-4360919)

مسجد علی

سنگ بنیاد قدیم و جدید

غلام دستگیر فاروقی

آستانہ چشتیہ خیریہ، جامعہ دستگیریہ عثمانیہ جلال پور درس (چک امرو روڈ) شکر گڑھ پر واقع برلب سڑک 1990ء میں مسجد کا سنگ بنیاد میرے دادا جان چوہدری حاجی شکر دین مرحوم اور میرے تایا جان صوفی باصفا درویش خدا مست حافظ لیاقت علی ابوالعلائی جہانگیری نوراللہ مرقدہ اور میرے مرشد و مربی قبلہ حافظ قاسم علی ساقی زید لطفہ نے رکھا۔ تب احقر راقم الحروف اپنی عمر ناپائیدار کے چھٹے یا ساتویں سال سے گزر رہا تھا۔ مسجد کے لیے تقریباً بارہ مرلہ جگہ مختص کی گئی۔ مسجد کا ہال تقریباً 22 فٹ مربع، برآمدہ 22 فٹ لمبائی اور آٹھ فٹ چوڑائی جبکہ باقی صحن پر مشتمل تھا۔ مسجد سے متصل چھ فٹ طول اور چار فٹ عرض پر مشتمل ایک حجرہ بھی تعمیر کیا گیا جہاں اذان وغیرہ دی جاتی تھی۔

1997ء میں مسجد کے میناروں کی تعمیر اور صحن کو پکا کرنے کے کام کا آغاز ہوا۔ عظیم مداح رسول حافظ محمد اشرف شرفی زید شرفہ آف چکوال للوترا کی شب و روز محنت کی بدولت مذکورہ کام بہت جلد اور احسن طریقے سے اپنی تکمیل کو پہنچا۔ اس مسجد سے جڑی بہت سی حسین یادیں ہیں اکابر بزرگان دین، مشائخ عظام نے اس مسجد میں خطبہ جمعۃ المبارک اور امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ حفاظ کرام شب و روز قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔

سنگ بنیاد جدید

فقیر کی دیرینہ طلب تھی کہ مسجد کو از سر نو جدید انداز تعمیر سے بنایا جائے یاد رہے پہلے مسجد کی تعمیر بجائے سیمنٹ کے مٹی کے گارے سے کی گئی تھی۔ دو تین سال سے فقیر اپنے قبلہ والد گرامی حافظ قاسم علی ساقی زید شرفہ سے اجازت طلب کر رہا تھا۔ آپ فرماتے علامہ صاحب یہ مشکل کام ہے احقر عرض کرتا آپ دعا کریں گے تو اللہ کریم آسان کر دے گا۔ بہر حال 2022ء کے رمضان المبارک سے تقریباً ایک ماہ قبل آپ بخوشی راضی ہو گئے اور فرمایا آپ شروع کروائیں اللہ کریم خیر فرمائے گا۔

فقیر نے فوراً برادر گرامی مجاہد ختم نبوت، شیرِ اہل سنت مفتی غلام مرتضیٰ ساقی سے مسجد کے حوالہ سے اجلاس رکھنے کا عرض کیا۔ اجلاس حافظ صاحب کی صدارت میں مسجد میں ہی منعقد ہوا۔ کثیر لوگوں نے شرکت کی۔ اس طرح تعمیر مسجد کا پیغام عام ہونے لگا۔ مسجد کو شہید کرنے کی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا دراں حالیکہ احقر کے پاس تیس چالیس ہزار سے زائد رقم نہ تھی لیکن اللہ کی ذات پر توکل کامل تھا کہ وہ نیتوں کے حال سے واقف ہے ضرور مدد فرمائے گا۔

یکم رمضان المبارک 2022ء کو ''مسجد علی'' نام سے (یہ نام بھی فقیر کو رکھنے کا شرف ہوا) یادگار اسلاف والد گرامی قبلہ حافظ قاسم علی ساقی زید شرفہ کے دست مبارک سے سنگ بنیاد جدید رکھ دیا گیا۔ حافظ صاحب قبلہ کے دیرینہ ساتھی عزت مآب عظیم ثنا خوان رسول حافظ محمد اشرف شرفی زید لطفہ، مفتی غلام مرتضیٰ ساقی، چوہدری محمد اشرف عرف بالا گروپ، چوہدری عنایت

احمد (کھرال)، حاجی غلام دستگیر (چکوال)، چوہدری محمد عمر نمبر دار (چکوال)، محمد حسنین ملک (جلال پور)، چوہدری محمد صدیق (پنڈی سینیایں)، حافظ علامہ محمد طاہر اشرف چشتی دیگر معززین علاوہ کے علاقہ ساقی برادران اور فقیر بھی تھا۔ چند لمحات بعد برکت کے لیے فقیر نے اپنی والدہ محترمہ کے دست مبارک سے بھی دو تین اینٹیں لگوائیں۔ ''مسجد علی'' کا دو منزلی نقشہ پسند کیا گیا مسجد کا نقشہ عظیم ڈیزائنر خادم دربار عالیہ مرشد آباد شریف پشاور عزت مآب محمد رضوان قدیر الخیری (لاہور) نے بڑی محبت سے تیار کروایا۔ تعمیر کے لیے پاکپتن کے معروف معمار ٹھیکیدار محمد شبیر صاحب بھٹہ کی اپنے ساتھیوں سمیت خدمات حاصل کی گئیں۔ علاوہ ازیں بہاولنگر سے حافظ محمد مدثر بوٹا، حافظ محمد امین صاحب اور مستری محمد نواز حویلی لکھاں بھی شامل ہوئے۔ مزدوری کے لیے محبین میں سے حافظ محمد یار رضوی (نارووال)، محمد مزمل رضا فاروقی (حویلی لکھاں)، حافظ محمد ماجد (بھائی پھیرو)، حافظ محمد فیصل (بہاولنگر) شامل تھے جنہوں نے دن رات ایک کر کے مسجد کی تعمیر کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔

مسجد کے ہال کو بڑھا کر 35x35 مربع فٹ بغیر پلّر کے رکھا گیا اور سیڑھیاں بھی مسجد کے صحن سے گیلری پر لے جائیں گی۔ نتیجتاً احباب کی محبت کی بدولت 25 رمضان المبارک سے قبل دیواریں 14 فٹ مکمل ہو گئیں۔ یاد رہے مسجد کا فرش روڈ سے چھ فٹ کی بلندی پر رکھا گیا ہے۔ عیدالفطر کے بعد گیلری کا لینٹر بھی ڈال دیا گیا اور کام کو فی الوقت روک دیا گیا۔ فقیر چونکہ لاہور ''جامعہ رحمت'' ٹاؤن شپ لاہور میں خطابت و نظامت اور تدریس کے فرائض سرانجام دے رہا ہے اور سالانہ تعطیلات شعبان، رمضان میں ہوتی ہیں۔ اس

سہولت کے پیش نظر بڑا کام بھی انہیں چھٹیوں میں کرواتے ہیں۔

خیر سال تیزی سے گزر گیا اور یکم رمضان المبارک 2023ء میں سیکنڈ فلور کا کام شروع کر دیا گیا۔ 21 رمضان المبارک تک 12 فٹ دیواریں مکمل ہو گئیں اور 27 رمضان المبارک کو لینٹر مکمل ہو گیا۔ **الحمد اللہ تعالیٰ** عید الفطر کے بعد فوراً گنبد شریف بھی بنا دیا گیا۔

21 رمضان المبارک کو 2023ء کو 41 ویں سالانہ شہادت مولائے کائنات علی المرتضیٰ کانفرنس میں مسجد کی خدمات میں جو دوست پیش پیش رہے "ادارۃ المنتھیٰ پاکستان" کی جانب سے اعزازی سرٹیفیکیٹ بطور یادگار ان کو دیئے گئے۔

مسجد کی تعمیر میں میرے برادران حافظ غلام حیدر ساقی، غلام قادر ساقی، غلام مجتبیٰ ساقی، غلام محی الدین ساقی بھی ہمہ وقت حاضر خدمت رہے۔ الحمد اللہ تعالیٰ مسجد کی تکمیل کے مکمل مراحل میں جو شخصیت فقیر کے ساتھ ہمہ وقت اور مسلسل مستعد رہی، مزید برآں احباب سے رابطہ کئی کئی بار، ملاقات، پیغام جو سب سے کٹھن کام ہے، پوری جانفشانی اور تندہی سے کرتے رہے میرے برادر اصغر خطیب دلپذیر مفتی غلام مرتضٰی ساقی ہیں۔ فقیر ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہے کہ انہوں نے کئی بار میری سخت مزاجی کو بھی برداشت کیا۔ اللہ کریم صحت و عافیت سے رکھے اور عزتوں میں مزید اضافہ ہو۔ 21 رمضان المبارک کو فقیر نے مفتی صاحب کو اپنا جبہ بطور اعتراف خدمت پیش کیا جس کی ٹھنڈک فقیر محسوس کرتا رہے گا۔

اللہ کریم جن احباب نے بھی دامے درمے قدمے سخنے مالے وقتے اپنی محبت پیش کی سب کو اجر عظیم سے نوازے اور میرے شیخ کے آستانہ کو تا قیام قیامت آباد رکھے۔ گلشن ساقی ہرا بھرا رہے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین۔

محترم خواجہ غلام دستگیر فاروقی (مدیر اعلیٰ ''سہ ماہی المنتہیٰ'')

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

1۔ فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (FMRi) کے لیے آپ کی طرف سے ارسال کردہ درج ذیل کتب موصول ہوئی ہیں:

(1) اولیات ختم نبوت (2) قادیانیت پر آخری ضرب نمبر

(3) تحریک ختم نبوت 1953ء (4) تحفظ ختم نبوت اور بابو پیر بخش لاہوری

2۔ FMRi آپ کے اس پُرخلوص اقدام پر آپ کا بے حد ممنون ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے علم وقلم میں مزید برکت عطا فرمائے اور امت آپ کی علمی کاوشوں سے بھرپور استفادہ کرے۔ہمیں یقین ہے کہ یہاں پر مستقل ریسرچ آفیسرز، ریسرچ اسکالرز، اساتذہ، طلبہ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سیکڑوں افراد آپ کی ارسال کردہ کتب کو علمی وادبی اور تحقیقی لحاظ سے مفید پائیں گے اور ان سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

3۔ فی زمانہ تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے آپ کی کاوشیں لائق صد تحسین ہیں کیونکہ اس محاذ پر مسلسل کام کیے جانے کی اشد ضرورت ہے۔آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو یہ عظیم سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔(آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

شکریہ

والسلام

خیر اندیش

(ڈاکٹر عبد الجبار قمر)

لائبریری انچارج

جناب خواجہ غلام دستگیر فاروقی صاحب

دار العلوم جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور

السلام علیکم!

آپ کی عطیہ کردہ درج ذیل دو کتابیں اور تین مجلہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو موصول ہوئے ہیں:

1۔ فتنہ قادیانیت کے متعلق اکابر صوفیا و علماء کے حقیقت پر مبنی مکاشفات پیش گوئیاں (کتاب)

2۔ تحریک تحفظ ختم نبوت سے متعلقہ اولین حالات و واقعات پر مبنی پہلی معلومات، دلچسپ اور شاہکار کتاب اولیات ختم نبوت (کتاب)

3۔ تحریک ختم نبوت 1953ء جلد 6 جولائی تا دسمبر 2022ء شمارہ 21,22

4۔ قادیانیت پر آخری ضرب نمبر جنوری تا جون 2021ء جلد چہارم شمارہ 14-15

5۔ تحفظ ختم نبوت اور بابو پیر بخش لاہوریؒ جنوری تا جون 2022ء جلد ہشتم، شمارہ 19,18

اس عنایت پر ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کی فراہم کردہ کتب اور مجلہ سے اساتذہ کرام، طلبہ و محققین گراں قدر استفادہ کریں گے۔ کتابیں اور مجلہ شعبہ حصول کتب میں مزید کارروائی کے لیے بھجوا دیئے گئے ہیں۔

خیر اندیش

ڈاکٹر ہارون عثمانی

(چیف لائبریرین)

رپورٹ: ختم نبوت کورس (شکرگڑھ)

غلام قادر ساقی

یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ اچھی آواز اور اچھا منظر انسان کی شخصیت پر اچھا اثر چھوڑتا ہے اور اس کے برعکس بری سماعت اور برے مناظر اس پر برے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا حدیث کا مفہوم ہے کہ اپنے بچوں کو بچپن ہی سے تلاوت قرآن سے آشنا کرو۔ علامہ اقبال نے اس لیے فرمایا کہ اگر تم قربت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خواہشمند ہو تو کثرت سے تلاوت قرآن کرو۔ آج ہماری نوجوان نسل بداعمالی اور اخلاقی گراوٹ کا شکار ہو رہی ہے۔

آج سب سے زیادہ جو چیز دیکھی جا رہی ہے وہ انٹرنیٹ ہے ہر انسان 24 گھنٹے میں تقریباً 12 گھنٹے انٹرنیٹ استعمال کرتا ہے۔ بالخصوص آج کی نوجوان نسل کا ٹائم اس سے بھی زیادہ ہے۔ **ادارۃ المنتھی پاکستان** نوجوان نسل میں عقیدہ ختم نبوت کی آگاہی کے لیے سالہا سال مختلف عنوانات پر پروگرامز کرواتا رہتا ہے۔ ادارہ ھذا کے بانی استاذ العلماء سفیر ختم نبوت الشیخ خواجہ غلام دستگیر فاروقی حفظ اللہ تعالیٰ ہر وقت اسی سوچ میں مگن رہتے ہیں کہ کون سا ایسا پلیٹ فارم مہیا کیا جائے جس سے نوجوانوں کے اندر ختم نبوت کا معنی و مفہوم شعوری طور پر بیدار کیا جائے۔

چند سالوں سے ادارہ ھذا کے زیر اہتمام عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ رحمت ٹاؤن شپ لاہور میں ختم نبوت کورسز کا انعقاد ہو رہا ہے۔

جس میں لاہور کے مدارس دینیہ کے طلباء خاص طور پر شرکت کرتے ہیں۔ تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال میں اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے مجاہد ختم نبوت شیر اہلسنت صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی مدظلہ نے ”ادارۃ المنتھی پاکستان“ کے مرکزی آفس آستانہ چشتیہ خیریہ جلالپور درس شکرگڑھ میں یادگار اسلاف متوکل علی اللہ پیر طریقت رہبر شریعت جناب حافظ محمد قاسم علی ساقی زید شرفہ کی صدارت میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کا انعقاد کیا۔ 21-20-19 جون 2023ء تمام نشستوں میں عوام الناس اور علماء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ خصوصاً نوجوانوں کی بھرپور شمولیت قابل رشک تھی عقیدہ ختم نبوت کورس کا اجمالاً شیڈول قارئین کی نظر

پہلی نشست 19-6-2023 بروز پیر

مصنف کتب کثیرہ خطیب ذیشان حضرت علامہ غلام مصطفی مجددی صاحب (شکرگڑھ) نے قادیانی اعتراضات اور ان کے جوابات عوام الناس کے سامنے رکھے۔

فاضل نوجوان علامہ مفتی محمد عثمان صاحب (ظفروال) نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر مدللانہ گفتگو فرمائی۔

دوسری نشست 20-6-2023 منگل

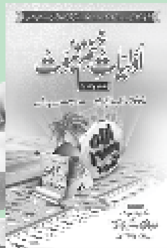
حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی احمد سعید طفیل نقشبندی سیفی آف نارووال نے مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام وامام مہدی کے موضوع پر طویل بحث کی ان کے ساتھ حضرت علامہ مولانا انور مجددی صاحب (شکرگڑھ) نے

قادیانی کافر ہوں؟ عوام کو بھرپور طریقہ سے ان کے کفر کے متعلق آگاہ کیا۔

تیسری اختتامی نشست 2023-6-21 بدھ

استاذ العلماء سفیر ختم نبوت الشیخ خواجہ غلام دستگیر فاروقی حفظ اللہ تعالیٰ نے قادیانی اعتراضات اوران کے جوابات سامعین کے سامنے رکھے اور شرکاء کورس کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ آپ کے ساتھ پیکر اخلاص محبت قبلہ قاری نعیم احمد سلطانی صاحب (کھوئی رٹہ، آزاد کشمیر) نے اکابرین ختم نبوت کا تعارف شرکاء کے سامنے رکھا۔ اس طرح یہ تین روزہ کورس قبلہ حافظ قاسم علی ساقی صاحب کی اجتماعی اختتامی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

آخر میں تمام نشستوں میں اپنی حاضری کو یقینی بنانے والے شرکاء کو اعزازی سرٹیفیکیٹ سے نوازا گیا میں اپنی جانب سے اور ادارہ ھذا کی جانب سے تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کی بھرپور کامیابی پر قبلہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی صاحب اوران کی پوری ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں صحیح معنوں میں عقیدہ ختم نبوت کے اوپر کار بند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین



نقشِ اولیں

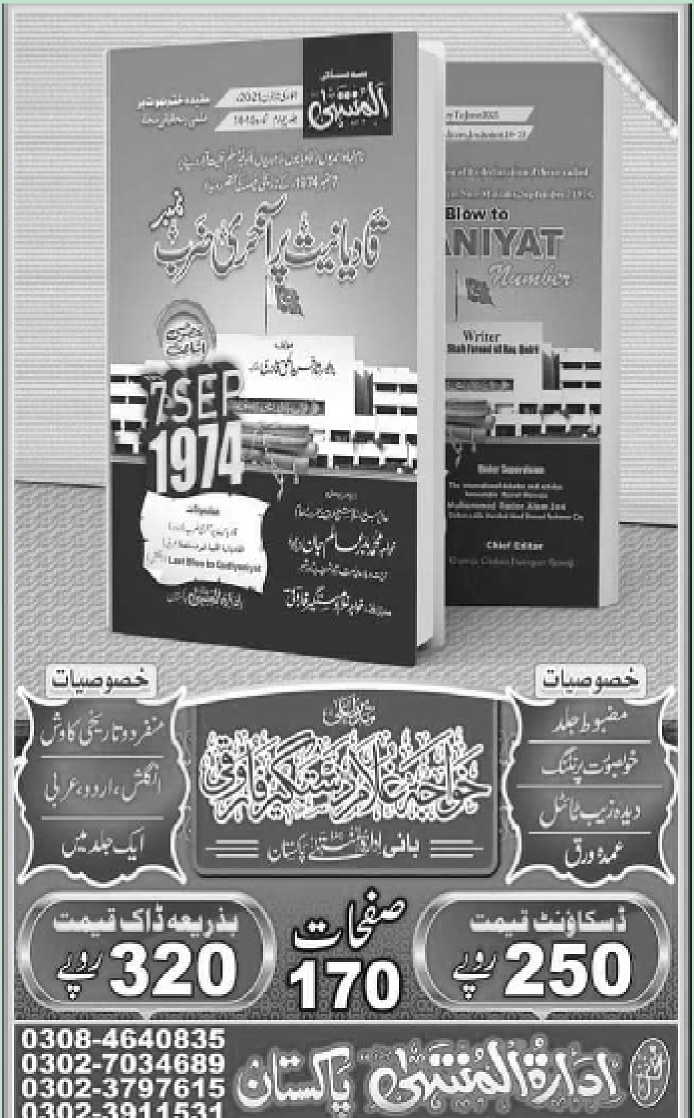
محبتِ رسول ﷺ کی انمول دولت سے مالا مال محبِ ختمِ نبوت

جناب خواجہ غلام دستگیر فاروقی صاحب ایک جید عالم دین، باکمال خطیب اور کہنہ مشق مصنف ہیں۔ وہ آپ اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے کے مصداق کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ کئی اہم کتابوں اور کتابچوں (تحریکات ختم نبوت، تاجدار گولڑہ اور عقیدہ ختم نبوت، نقش کاریاں، انصاف مجھے سوزدل، آئینہ قادیانیت) کے مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ علمی و تحقیقی مجلہ "نقیبِ ختم نبوت" کے مدیر اعلیٰ بھی ہیں۔ وہ لکھنے سے پہلے سوچتے ہیں، تحقیق کی وادی میں سرگرداں ہوتے ہیں، پھر مستند مواد اکٹھا کرتے ہیں، اسے اجالتے ہیں، سنوارتے ہیں اور آخر میں اسے آخری شکل عطا کرتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب "اثباتِ ختمِ نبوت" جناب خواجہ غلام دستگیر فاروقی کی تازہ تصنیف ہے جو قابلیت، علمی تحقیقی اور دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ فصاحت و عبارت کا خوبصورت نمونہ بھی ہے۔ یوں تو تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں مگر ایسی کتب جس کا محور و مرکز ختم نبوت سے متعلقہ تمام معاملات و واقعات کا نقش اولیں ہو مفقود ہے یا خال خال ہی ملتی ہے۔ 324 صفحات پر مشتمل یہ کتاب 50 سے زائد متنوع موضوعات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ یہ کتاب ایمان افروز معلومات کی وسیع و عریض کائنات ہے جس کے مطالعہ سے قاری اس کے سحر میں کھو جاتا ہے۔ اس طرح کی تخصیصی معلومات اکٹھی کرنا جگر کاوی کا کام ہے۔ تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے والے کارکنان کے لیے یہ معلوماتی کتاب بے حد کارآمد اور ناگزیر ہے۔ ایسی مستند اور مرقع کتاب صرف پڑھنے کے لائق نہیں بلکہ دوستوں کو بہترین تحفہ پیش کرنے کے لائق ہے۔ آخر میں جناب فاروقی صاحب کی روحانی محبت کے تناظر میں حضرت علامہ محمد اقبال کا یہ شعر پیش کرتے ہوئے دلی اطمینان محسوس کر رہا ہوں۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیئے ہیں اندازِ خسروانہ

باحترامات فراواں
محمد متین خالد، لاہور

ناشر: کتب خانہ خیریہ (دربار عالیہ مرشد آباد شریف پشاور شہر)


قادیانیت پر آخری ضرب نمبر
7-SEP
1974
Writer
Chief Editor
خصوصیات
منفرد و تاریخی کاوش
انگلش، اردو، عربی
ایک جلد میں
خصوصیات
مضبوط جلد
خوبصورت پرنٹنگ
دیدہ زیب ٹائٹل
عمدہ ورق
خواجہ غلام دستگیر فاروقی
بانی ادارۃ المنتہیٰ پاکستان
بذریعہ ڈاک قیمت
320 روپے
صفحات
170
ڈسکاؤنٹ قیمت
250 روپے
0308-4640835
0302-7034689
0302-3797615
0302-3911531
ادارۃ المنتہیٰ پاکستان

عقیدۂ ختم نبوت پر علمی و تحقیقی مجلّہ

ماہی المنتہیٰ

جلد 7 جنوری تا جون 2023ء شمارہ 23,22

خصوصی اشاعت

سرتاجِ ختمِ نبوت
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم تسلیماً

تاج الانبیاء سرتاج الرسل ﷺ کے تاجِ ختمِ نبوت پر ایمان افروز،
پُرنور رسالہ جس کا بیشتر حصہ مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام حرم قدیم گنبدِ خضری کے سامنے تحریر ہوا

ادارۃ المنتہیٰ پاکستان

سرپرست اعلیٰ

عالمی مبلغ اسلام شیخ طریقت حضرت العلام
خواجہ محمد بدر عالم جان زید مجدہٗ
سجادہ نشین دربار عالیہ مرشد آباد شریف پشاور شہر

مدیر اعلیٰ: خواجہ غلام دستگیر فاروقی

عقیدۂ ختم نبوت پر علمی و تحقیقی مجلّہ

الْمُنتہیٰ (رجسٹرڈ)

جلد 6 جولائی تا دسمبر 2022ء شمارہ 21,20

پاکستان میں اوّلین تحریک تحفظ ختم نبوت کے مستند حالات و واقعات پر مشتمل خصوصی اشاعت

تحریکِ ختمِ نبوّت 1953ء

بموقع 59واں سالانہ اصلاحی و روحانی اجتماع دربار عالیہ مرشد آباد شریف پشاور شہر

ادارۃ المنتہیٰ پاکستان

مدیر اعلیٰ: خواجہ غلام دستگیر فاروقی


زیر اہتمام
ادارۃ المنتہی پاکستان
بمقام
جامعہ رحمت
صادق چوک ٹاؤن شپ لاہور
تاریخ 17
ستمبر 2023ء اتوار صبح 9 بجے
نوٹ
رجسٹریشن کی آخری تاریخ
20 اگست 2023ء
دوسرا
سالانہ
کل پاکستان
مسابقہ اربعین ختم نبوت
حفظ حدیث
اول انعام
25,000
شیلڈ + ختم نبوت پر مشتمل کتب کا سیٹ
دوم انعام
15,000
شیلڈ + ختم نبوت پر مشتمل کتب کا سیٹ
سوم انعام
10,000
شیلڈ + ختم نبوت پر مشتمل کتب کا سیٹ
خواجہ غلام دستگیر فاروقی
SOUND
شرائط و ضوابط
☆ مسابقہ میں شرکت کرنے والے کی عمر 25 سال سے زائد نہ ہو۔
☆ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 20 اگست 2023ء ہے۔
☆ ایک ادارہ سے 2 طلباء حصہ لے سکتے ہیں۔
☆ رجسٹریشن کیلئے شناختی کارڈ یا ب فارم دو عدد تصاویر ادارے کا سفارشی لیٹر جمع یا ارسال کروانا ضروری ہے۔
سابقہ مسابقہ کے پوزیشن ہولڈر دوبارہ شرکت کے مجاز نہ ہوں گے۔
الداعی
ادارۃ المنتہی پاکستان و بزم رحمت ٹاؤن شپ لاہور
مسابقہ کے نصاب کیلئے مندرجہ ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔
0308-4640835
0300-2386725
0315-6258796

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

استاذ العلماء
سفیر ختم نبوت
حضرت خواجہ غلام دستگیر فاروقی حفظہ اللہ
بانی ادارۃ المنتھیٰ پاکستان

ادارۃ المُنتھیٰ پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	مصنف	رعایتی قیمت
1	کتابیات ختم نبوت (جلد اوّل)	567	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	1000
2	کتابیات ختم نبوت (جلد دوم)		خواجہ غلام دستگیر فاروقی	
3	اَوّلیاتِ ختم نبوت	324	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	200
4	تاجدار گولڑہ اور جہاد ختم نبوت	86	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	250
5	پیشگوئیاں	206	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	250
6	آئینہ قادیانیت	64	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	100
7	سوزِ دل (رسالہ)	14	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	50
8	انصاف کیجئے (رسالہ)	16	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	50
9	ارمغانِ ختم نبوت (جلد اوّل)	480	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	
10	ارمغانِ ختم نبوت (جلد دوم)	440	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	

سہ ماہی المُنتھیٰ کے خصوصی شمارے

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	مدیر اعلیٰ	رعایتی قیمت
1	تحریک ختم نبوت 1953ء	295	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	500
2	قادیانیت پر آخری ضرب نمبر	170	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	400
3	تحفظ ختم نبوت اور بابو پیر بخش لاہوری	136	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	300
4	سرتاج ختم نبوت	88	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	150
5	اربعین عقیدہ ختم نبوت	96	خواجہ غلام دستگیر فاروقی	150

آپ بذریعہ ڈاک ہماری کتب ولٹریچر منگوا سکتے ہیں 0302:3911531